بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
محمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 47

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 41

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

Postal
Registration
No:p/GDP-23

16 جمادی الثانی 1419 ہجری 8 اخاء 1377 ہش 8 اکتوبر 98ء

لندن 3 / اکتوبر (M.T.A انٹر نیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں الحمد للہ۔ کل حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے خدا تعالیٰ کی راہ میں خون کے قطرات بہانے والے قرون اولیٰ کے مجاہدین صحابہ اور سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ کی قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا۔ اور اس کو بہت بڑی سعادت قرار دیا۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

آجکل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدو جہد سے حاصل کرو

……﴿ کلمات طیبات سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام ﴾……

پس ضرورت ہے کہ آج کل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو۔ اور بڑے جدو جہد سے حاصل کرو۔ لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے جو بطور انتباہ میں بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم ہی میں یک طرفہ پڑ گئے اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہلِ دل اور اہل ذکر کے پاس بیٹھنے کا اُن کو موقعہ نہ ملا۔ اور وہ خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے اور اسلام سے دور جا پڑے اور بجائے اس کے کہ ان علوم کو اسلام کے تابع کرتے۔ اُلٹا اسلام کو علوم کے ماتحت کرنے کی بے سود کوشش کر کے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمات کے متکفل بن گئے۔ مگر یاد رکھو یہ کام وہی کر سکتا ہے۔ یعنی دینی خدمت وہی بجالا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو۔

یکطرفہ علوم کی تحقیقات اور تعلیم میں منہمک ہونے کا نتیجہ

بات یہ ہے کہ ان علوم کی تعلیم پادریت اور فلسفیت کے رنگ میں دی جاتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان تعلیمات کا دلدادہ چند روز تو حسن ظن کی وجہ سے جو اس کو فطرتاً حاصل ہوتا ہے۔ رسوم اسلام کا پابند رہتا ہے۔ لیکن جوں جوں ادھر قدم بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ اسلام کو دُور چھوڑتا جاتا ہے اور آخر ان رسوم کی پابندی سے بالکل ہی رہ جاتا ہے اور حقیقت سے کچھ تعلق نہیں رہتا۔ یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے اور ہوا ہے یکطرفہ علوم کی تحقیقات اور تعلیم میں منہمک ہونے کا بہت سے لوگ قومی لیڈر کہلا کر بھی اس رمز کو نہیں سمجھ سکے کہ علوم جدیدہ کی تحصیل جب ہی مفید ہو سکتی ہے جب محض دینی خدمت کی نیّت سے ہو۔ اور کسی اہلِ دل آسمانی عقل اپنے اندر رکھنے والے مرد خدا کی صحبت سے فائدہ اُٹھایا جائے۔

میرا ایمان یہی کہتا ہے کہ اس دہریّت نما نیچریّت کے پھیلنے کی یہی وجہ ہے کہ جو شیطانی حملے الحاد کے زہر سے بھرے ہوئے علوم طبعی، فلسفی یا ہیئت دانوں کی طرف سے اسلام پر ہوتے ہیں۔ ان کا مقابلہ کرنے کیلئے یا اُن کا جواب دینے کیلئے اسلام اور آسمانی نور کو عاجز سمجھ کر عقلی ڈھکوسلوں اور فرضی اور قیاسی دلائل کو کام میں لایا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے مجیب قرآن کریم کے مطالب اور مقاصد سے کہیں دور جا پڑتے ہیں۔ اور الحاد کا ایک چھپا ہوا پردہ اپنے دل پر ڈال لیتے ہیں جو ایک وقت آکر اگر اللہ تعالیٰ اپنا فضل نہ کرے تو دہریت کا جامہ پہن لیتا ہے اور وہی رنگ دل کو دیتا ہے۔ جس سے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

آج کل کے تعلیم یافتوں پر ایک اور بڑی آفت

آج کل کے تعلیم یافتہ لوگوں پر ایک اور بڑی آفت جو آ کر پڑتی ہے وہ یہ ہے کہ اُن کو دینی علوم سے مطلق مَس نہیں ہوتا۔ پھر جب وہ کسی ہیئت دان یا فلسفہ دان کے اعتراض پڑھتے ہیں تو اسلام کی نسبت شکوک اور وساوس ان کو پیدا ہو جاتے ہیں تب وہ عیسائی یا دہریہ بن جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں ان کے والدین بھی ان پر بڑا ظلم کرتے ہیں کہ دینی علوم کی تحصیل کیلئے ذرا سا وقت بھی ان کو نہیں دیتے۔ اور ابتداء ہی سے ایسے دھندوں اور بکھیڑوں میں ڈال دیتے ہیں جو انہیں پاک دین سے محروم کر دیتے ہیں۔

تعلیم و تربیّت دینی بچپن میں ہو

یہ بات بھی غور کرنے کے قابل ہے کہ دینی علوم کی تحصیل کیلئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے۔ جب ڈاڑی نکل آئی تب ضَرَبَ یَضْرِبُ یاد کرنے بیٹھے تو کیا خاک ہوگا۔ طفولیّت کا حافظہ تیز ہوتا ہے۔ انسانی عمر کے کسی دوسرے حصہ میں ایسا حافظہ کبھی بھی نہیں ہوتا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ طفولیت کی بعض باتیں تو اب تک یاد ہیں لیکن پندرہ برس پہلے کی اکثر باتیں یاد نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی عمر میں علم کے نقوش ایسے طور پر اپنی جگہ کر لیتے ہیں۔ اور قویٰ کے نشوونما کی عمر ہونے کے باعث ایسے دلنشین ہو جاتے ہیں کہ پھر ضائع نہیں ہو سکتے۔ غرض یہ ایک طویل اَمر ہے۔ (افتاح قدسیہ صفحہ ۶۴ تا ۵۹ ایڈیشن ۱۹۷۳ء)

جلسہ سالانہ قادیان ۹۸ء

جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ ۵-۶-۷ / دسمبر ۱۹۹۸ء بروز ہفتہ - اتوار - سوموار منعقد ہوگا۔
احباب جماعت اس بابرکت سفر کی تیاری شروع فرمائیں اور دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب و بابرکت فرمائے۔ (ادارہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام بنی نوع انسان کیلئے اسوہ اسلئے بنایا گیا کہ آپؐ بندے اور خدا کے درمیان محبت پیدا کرنے کا ایک وسیلہ تھے

(آیات قرآنیہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے حوالہ سے حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا نہایت بصیرت افروز تذکرہ)

جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز ۲ / اگست ۱۹۹۸ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اختتامی خطاب کا خلاصہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے اختتامی خطاب میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو قرآنی آیات اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے حوالہ سے پیش فرمایا۔ یہ مضمون نہایت ہی پر معارف اور بصیرت افروز تھا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب کی حسب ذیل آیت تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا۔

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾ (سورۃ الاحزاب آیت ۲۲)

پھر حضور انور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اسوۂ حسنہ فرمایا لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلو اور ایک ذرہ بھر بھی اِدھر یا اُدھر ہونے کی کوشش نہ کرو۔ (الحکم جلد ۹ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۶)۔ حضور نے فرمایا کہ اس مختصر سے اقتباس میں جو آپ نے فرمایا ہے کہ آنحضرتؐ کے اسوہ حسنہ سے ہٹنے کی کوشش نہ کرو۔ اس، کوشش نہ کرو، میں بہت گہرا راز ہے اور وہ یہ ہے کہ جو شخص حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو سمجھتا ہے وہ اس سے ہٹ سکتا ہی نہیں۔ اسلئے ہٹو گے تو

(باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

کرنی پڑے گی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ تم دنیا کی طرف جھکاؤ رکھتے ہو اگر تم سمجھتے ہو تو اس سے تعلق توڑنا آسان کام نہیں اگر تم سمجھتے ہو۔ حضور نے فرمایا کہ آج کی تقریر کا عنوان یہی آیت کریمہ ہے۔ قرآن کریم میں آنحضرت کا ذکر بکثرت ملتا ہے۔ ان میں سے چند آیات آج کے خطاب کے لئے چنی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ. اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْماً جَهُوْلاً. لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ. وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾. (سورۃ الاحزاب آیات ۷۳،۷۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان آیات کی تشریح میں فرماتے ہیں:

"ہم نے اپنی امانت کو جو امانت کی طرح واپس دینی چاہئے تمام زمین و آسمان کی مخلوق پر پیش کیا۔ پس سب نے اس امانت کو اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈرے کہ امانت کے لینے سے کوئی خرابی پیدا نہ ہو مگر انسان نے اس امانت کو اپنے سر پر اٹھا لیا کیونکہ وہ ظلوم اور جہول تھا۔ یہ دونوں لفظ انسان کے لئے محلِ مدح میں ہیں، نہ محل مذمت میں اور ان کے معنی یہ ہیں کہ انسان کی فطرت میں ایک صفت تھی کہ وہ خدا کے لئے اپنے نفس پر ظلم اور سختی کر سکتا تھا اور ایسا خدا تعالیٰ کی طرف جھک سکتا تھا کہ اپنے نفس کو فراموش کر دے۔ اس لئے اس نے منظور کیا کہ اپنے تمام وجود کو امانت کی طرح پاوے اور پھر خدا کی راہ میں خرچ کر دے"۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۷۹)

حضور انور نے فرمایا کہ یہ بہت ہی اہم نکتہ ہے جو حضرت مسیح موعودؑ نے بیان فرمایا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ اس امانت کو لینے کے لئے لپکے کیونکہ آپ کا بنیادی تعلق نور سے تھا اور نور سے ہی آپؐ بنائے گئے تھے اور نور ہی کی طرف آپ کو رجوع فرمانا تھا۔ اسی نور اور اسی امانت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا، نجوم میں نہیں تھا، قمر میں نہیں تھا، آفتاب میں بھی نہیں تھا، وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسانِ کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ و ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سیّد الانبیاء سیّد الاحیاء محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں اور امانت سے مراد انسانِ کامل کے وہ تمام قویٰ اور عقل اور علم اور دل اور جان اور حواس اور خوف اور محبت اور عزت اور وجاہت اور جمیع نعماء روحانی و جسمانی ہیں جو خدا تعالیٰ انسانِ کامل کو عطا کرتا ہے"۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۶۰،۱۶۱)

اسی تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزید اقتباسات بھی حضور نے پیش فرمائے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

"بالآخر یہ بھی واضح رہے کہ جہول کا لفظ بھی ظلوم کے لفظ کی طرح ان معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ جو اتقاء اور اصطفاء کے مناسب حال ہیں کیونکہ اگر جاہلیت کا حقیقی مفہوم مراد ہو جو علوم اور عقائد صحیحہ سے بیخبری اور ناراست اور بیہودہ باتوں میں مبتلا ہونا ہے تو یہ تو صریح متقیوں کی صفت کے برخلاف ہے کیونکہ حقیقی تقویٰ کے ساتھ جاہلیت جمع نہیں ہو سکتی"۔

اسی طرح فرمایا: "اس مقام سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ بڑی اور اعلیٰ درجہ کی کرامت جو اولیاء اللہ کو دی جاتی ہے جن کو تقویٰ میں کمال ہوتا ہے وہ یہی دی جاتی ہے کہ ان کے تمام حواس اور عقل اور فہم اور قیاس میں نور رکھا جاتا ہے اور ان کی قوت کشفی نور کے پانیوں سے ایسی صفائی حاصل کر لیتی ہے کہ جو دوسروں کو نصیب نہیں ہوتی۔ ان کے حواس نہایت باریک بین ہو جاتے ہیں اور معارف اور دقائق کے پاک چشمے ان پر کھولے جاتے ہیں اور فیض سائغ ربّانی ان کے رگ و ریشہ میں خون کی طرح جاری ہو جاتا ہے"۔

(آئینہ کمالات اسلام جلد ۵ صفحہ ۱۷۶ تا ۱۷۹)

اس مضمون کے تسلسل میں حضور نے سورہ آل عمران کی ذیل کی آیات پیش کرتے ہوئے بتایا کہ یہ آیات بتاتی ہیں کہ آنحضرت کو اسوہ کیوں بنایا گیا؟ حضور نے فرمایا کہ یہ آیت بتاتی ہے کہ اس کی غرض خالصۃً اللہ کی محبت پیدا کرنا تھا۔ یعنی آنحضرت ﷺ بندے اور خدا کے درمیان محبت پیدا کرنے کا ایک وسیلہ تھے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ. وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ. فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ۔

(سورۃ آلِ عمران آیات ۳۲،۳۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس آیت کے ضمن میں فرماتے ہیں:

"اے رسول تو ان لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تم کو اپنا محبوب بنالے گا۔ آنحضرت ﷺ کی کامل اتباع انسان کو محبوب الٰہی کے مقام تک پہنچا دیتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کامل مؤحد کا نمونہ تھے"۔ (الحکم جلد ۹ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس میں گہری دلیل ہے کہ آپؐ کی اتباع اللہ کی محبت کی خاطر کی جائے۔ پھر حضور علیہ السلام نے فرمایا:

"یہ خصوصیت آنحضرت ﷺ ہی کو حاصل ہے اور یہ آپؐ کی حیات کی ایسی زبردست دلیل ہے کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس طرح پر آپؐ کے برکات و فیوض کا سلسلہ لاانتہا اور غیر منقطع ہے۔ اور ہر زمانہ میں گویا امت آپ کا ہی فیض پاتی ہے اور آپؐ ہی سے تعلیم حاصل کرتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی محب بنتی ہے جیسا کہ فرمایا ہے اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ پس خدا تعالیٰ کا پیار ظاہر ہے کہ اس امت کو کسی صدی میں خالی نہیں چھوڑتا اور یہی ایک امر ہے جو آنحضرت ﷺ کی حیات پر روشن دلیل ہے"۔

(الحکم جلد ۱۰ مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء، صفحہ ۲)

حضور نے فرمایا یہ صدیوں کا تسلسل اور ہر صدی میں اللہ سے محبت کرنے والے جنہوں نے اللہ کے محبوب سے بھی محبت کی ہمیشہ پیدا ہوتے رہے ہیں اور کوئی ایک صدی بھی ایسی نہیں جسے ظلمت کی صدی ان معنوں میں قرار دیا جائے کہ وہاں محبت الٰہی کے نور سے روشن لوگ موجود نہ رہے ہوں۔ اس میں ہمارے لئے خوشخبری ہے۔ ہم نے آئندہ صدیوں کو اگر روشن کرنا ہے تو اس نور کی شمعیں اٹھا کر روشن کرنا ہے۔ اس کے بغیر دنیا کے اندھیروں کو اجالے میں بدلنے کا اور کوئی طریق نہیں۔

پھر سورۃ الانعام کی آیت ۱۶۳، ۱۶۴ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. لَا شَرِيْكَ لَهٗ. وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (سورۃ الانعام آیت ۱۶۳، ۱۶۴)

اس آیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو تشریحی ترجمہ فرمایا ہے وہ یہ ہے:

"کہہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا سب خدا کے لئے ہے اور جب انسان کی محبت خدا کے ساتھ اس درجہ تک پہنچ جائے کہ اس کا مرنا اور جینا اپنے لئے نہیں بلکہ خدا ہی کے لئے ہو جائے تب خدا جو ہمیشہ سے پیار کرنے والوں کے ساتھ پیار کرتا آیا ہے اپنی محبت کو اس پر اتارتا ہے اور ان دونوں محبتوں کے ملنے سے انسان کے اندر ایک نور پیدا ہوتا ہے جس کو دنیا نہیں پہچانتی اور نہ سمجھ سکتی ہے اور ہزاروں صدیقوں اور برگزیدوں کا اسی لئے خون ہوا کہ دنیا نے ان کو نہیں پہچانا۔ وہ اسی لئے مکار اور خود غرض کہلائے کہ دنیا ان کے نورانی چہرہ کو دیکھ نہ سکی"۔ (تقریر جلسہ مذاہب صفحہ ۷۶)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"لیکن واقعات حضرت خاتم الانبیاء ﷺ پر نظر کرنے سے یہ بات نہایت واضح اور نمایاں اور روشن ہے کہ آنحضرتؐ اعلیٰ درجہ کے یک رنگ اور صاف باطن اور خدا کے لئے جانباز اور خلقت کے بیم و امید سے بالکل منہ پھیرنے والے اور محض خدا پر توکل کرنے والے تھے کہ جنہوں نے خدا کی خواہش اور مرضی میں محو اور فنا ہو کر اس بات کی کچھ بھی پرواہ نہ کی کہ توحید کی منادی کرنے سے کیا کیا بلا میرے سر پر آوے گی اور مشرکوں کے ہاتھ سے کیا کچھ دکھ اور درد اٹھانا ہو گا"۔ (براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۱۱۱)

حضور نے فرمایا پس جس راہ پر حضرت اقدس محمدؐ مصطفیٰ کی غلامی میں ہم سب گامزن ہیں لازم ہے کہ اس راہ میں دکھ اٹھانے پڑیں اور دکھ اٹھانے کے لئے تیار ہوئے بغیر ہم اس راہ پر قدم نہیں مار سکتے۔ پھر حضور نے سورۃ الاعراف کی حسب ذیل آیت پیش کی:

﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعاً الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ﴾۔ (سورۃ الاعراف آیت ۱۵۹)

حضور انور نے اس آیت کا تشریحی ترجمہ پیش فرمایا اور پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پیش کیا۔ آپؑ فرماتے ہیں:

"قرآن کا مقصد تھا وحشیانہ حالت سے انسان بنانا۔ انسانی آداب سے مہذب انسان بنانا۔ تاشرعی حدود اور احکام کے ساتھ مرحلہ طے ہو اور پھر باخدا انسان بنانا۔ گویہ لفظ مختصر ہیں مگر ان کے ہزارہا شعبے ہیں"۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء، صفحہ ۸۶)

حضور نے فرمایا کہ جب تمام بنی نوع انسان کی طرف رسول بنایا گیا تو لازم تھا کہ تمام بنی نوع انسان کی تمام حالتوں پر نظر رکھے۔ جب تک ان کی تمام حالتوں کی اصلاح نہ کر سکے اسے تمام انسانوں کے لئے رسول بنایا ہی نہیں جاسکتا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

"قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعاً کے معنے نہایت ہی لطیف طور پر سمجھ میں آسکتے ہیں۔ جَمِيْعاً کے دو معنے ہیں۔ اول تمام بنی نوع انسان یا تمام مخلوق۔ دوم تمام طبقہ کے آدمیوں کے لئے یعنی متوسط، ادنیٰ اور اعلیٰ درجہ کے فلاسفروں اور ہر ایک قسم کی عقل رکھنے والوں کے لئے۔ غرض ہر عقل اور ہر مزاج کا آدمی مجھ سے تعلق رکھ سکتا ہے"۔ (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء، صفحہ ۱۴۳،۱۴۴)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: 'مجھ سے تعلق رکھ سکتا ہے' میں اس مضمون کو سمجھنے کی کنجی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ کو کیوں تمام بنی نوع انسان کے لئے رسول بنایا گیا۔ اس لئے کہ تمام بنی نوع انسان کا درد آپ کے سینے میں موجزن تھا اور اس کا تعلق ہر زمانے کے انسان سے بھی تھا، ہر علاقے کے انسان سے بھی تھا، ہر نسل کے انسان سے بھی تھا۔ اگر یہ نہ ہوتا تو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو تمام بنی نوع انسان کی

طرف رسول بناکر نہ بھیجا جاتا۔ حضور نے فرمایا کہ آیت لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلاَّ يَكُونُوا مُؤْمِنِيْن (الشعراء:۴) کہ کیا تو اپنے نفس کو ہلاک کر دے گا اس غم میں کہ وہ ایمان نہیں لاتے، میں یہی مضمون ہے۔

پھر ایک اور آیت اس مضمون میں یہ ہے کہ :

"اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۔ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ"۔(سورۃ الفاطر: ۹)

یعنی کچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں اپنی بداعمالیاں خوبصورت کر کے دکھائی جاتی ہیں ان لوگوں کے لئے ممکن نہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ کے حسن کو پہچان سکیں کیونکہ وہ اپنی بدیوں کو ہی حسین دیکھتے ہیں۔ اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ قرار دیتا ہے اور جسے چاہے ہدایت دیتا ہے۔ پس تیری جان ان کی وجہ سے حسرت و غم کے باعث ہلاک نہ ہو جائے۔ یہ آنحضرتؐ کے دل کی کیفیت تھی۔

حضور انور نے بخاری شریف کی حسب ذیل روایت بھی پیش کی :

"عبدالرحمٰن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ابوہریرہؓ کو کہتے سنا کہ ابوہریرہؓ نے رسول کریم ﷺ سے سنا کہ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ میری اور لوگوں کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی شخص ہو اور وہ شخص آگ جلائے (اور اس کے آگ جلانے کا مقصد یہ ہو کہ اندھیرے روشنی میں بدل جائیں) اور جب وہ آگ واقعی اپنے ماحول کو روشن کر دے تو پروانے اور وہ کیڑے مکوڑے جو آگ میں گرا ہی کرتے ہیں اس شخص کی جلائی ہوئی آگ میں بھی گرنے لگیں۔ اور پھر یہ آگ جلانے والا شخص ان پروانوں اور کیڑے مکوڑوں کو آگ سے بچانے میں لگ جائے اور کوشش کرے کہ وہ آگ میں نہ پڑیں لیکن یہ اس شخص پر غالب آجائیں اور آگ میں گرنے لگیں۔ اسی طرح میں بھی انسانوں کو پکڑتا ہوں، اپنی طرف کھینچتا ہوں لیکن تم مسلمانوں کو میں ان کے کمر بندوں سے پکڑ کر بچالیتا ہوں لیکن دوسرے ہیں کہ وہ اس (آگ) میں گرتے ہی جاتے ہیں"۔

(بخاری، کتاب الرقاق۔ باب الانتہاء عن المعاصی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "آپ کی روح اور خمیر میں اللہ تعالیٰ میں ایمان رکھ کر ایک لذت اور سرور آچکا تھا اور فطرتاً دنیا کو اس لذت اور محبت سے سرشار کرنا چاہتے تھے۔ ادھر دنیا کی حالت کو دیکھتے تھے تو ان کی استعدادیں اور فطرتیں عجیب طرز پر واقع ہو چکی تھیں اور بڑے مشکلات اور مصائب کا سامنا تھا۔ غرض دنیا کی اس حالت پر آپ گریہ وزاری کرتے تھے اور یہاں تک کرتے تھے کہ قریب تھا کہ جان نکل جاتی۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلاَّ يَكُونُوا مُؤْمِنِيْن (الحکم جلد ۵ مورخہ ۱۷/جنوری ۱۹۰۱ء، صفحہ ۴)

پھر تقریر جلسہ مذاہب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی مضمون میں فرماتے ہیں :

"آنحضرت ﷺ نے واقعی ہمدردی اور محنت اٹھانے سے بنی نوع کی رہائی کے لئے جان کو وقف کر دیا تھا اور دعا کے ساتھ اور تبلیغ کے ساتھ اور ان کے جور و جفا اٹھانے کے ساتھ اور ہر ایک مناسب اور حکیمانہ طریق کے ساتھ اپنی جان اور اپنے آرام کو اس راہ میں فدا کر دیا تھا جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلاَّ يَكُونُوا مُؤْمِنِيْن ...... کیا تو اس غم اور اس سخت محنت میں جو لوگوں کے لئے اٹھا رہا ہے اپنے تئیں ہلاک کر دے گا ...... سو قوم کی راہ میں جان دینے کا حکیمانہ طریق یہی ہے کہ قوم کی بھلائی کے لئے قانونِ قدرت کی مفید راہوں کے موافق اپنی جان پر سختی اٹھاویں"۔(تقریر جلسہ مذاہب صفحہ ۱۲۷، ۱۲۸)

حضور نے فرمایا اس میں جماعت کے لئے ایک نصیحت ہے جو ایک عظیم تبلیغ کے دور میں داخل ہو چکی ہے۔ ہر قسم کی سختی برداشت کئے بغیر تبلیغ نہیں ہو سکتی۔ اس سختی کا آغاز اپنے دل سے ہوگا۔ جتنا آپ کا دل دوسروں کے دکھ میں مبتلا ہوگا اتنا ہی آپ کا جسم ان سختیوں کو برداشت کرنے کی طاقت پاتا چلا جائے گا جو اس راہ میں لازماً پیش آتی ہیں۔

اسی طرح حضور علیہ السلام نے فرمایا: "اور یہ معنے بھی اس آیت کے ہیں کہ مومن کو مومن بنانے کی فکر میں تو اپنی جان دے دے گا یعنی ایمان کو کامل بنانے میں"۔

(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۲ مورخہ ۳۱/مارچ ۱۹۰۲ء، صفحہ ۷)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

"ابتدائے اسلام میں بھی جو کچھ ہوا وہ آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کا نتیجہ تھا جو کہ مکہ کی گلیوں میں خدائے تعالیٰ کے آگے رو رو کر آپؐ نے مانگیں۔ جس قدر عظیم الشان فتوحات ہوئیں کہ تمام دنیا کے رنگ ڈھنگ کو بدل دیا وہ سب آنحضرتؐ کی دعاؤں کا اثر تھا۔ ورنہ صحابہؓ کی قوت کا تو یہ حال تھا کہ جنگ بدر میں صحابہ کے پاس تین تلواریں تھیں اور وہ بھی لکڑی کی بنی ہوئی تھیں"۔(الحکم ۱۷/ستمبر ۱۹۰۶ء، صفحہ ۴)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ آنحضرتؐ کی دعاؤں کا اثر تھا کہ وہ جو مٹی تھے وہ آسمان کے ستارے بن گئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضورؐ کا سب سے بڑا ذریعہ دعا تھا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ نے اس راز کو پالیا کہ آپؐ کی ساری کوششیں دعا کی برکت اور دعا کے سایہ سے آگے بڑھیں اور دعا کے نتیجہ ہی میں کامیاب ہوئی ہیں۔ پس ہم سب کے لئے اس میں نصیحت ہے کہ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے اپنے مقصد کی کامیابی کے لئے اور اپنی زندگی کی کامیابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اگر دعائیں نہ ہوں تو کوشش نامکمل اور نامراد ٹھہرے گی۔ فرماتے ہیں :

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے۔ اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللھم صل و سلم و بارك عليه و اله بعدد هَمِّهِ وَ غَمِّهِ و حُزنه لهذهِ الأمة و انزل عليه انوار رحمتك الى الابد"۔(برکات الدعاء)

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جہاں تک مومنوں کے ساتھ رافت کا تعلق ہے اس پر تو آپ کی زندگی کا لمحہ لمحہ گواہ ہے اور دعا کے بعد سب سے بڑا معجزہ آپ کی رحمت اور شفقت کا معجزہ تھا جس نے مومنوں کی کایا پلٹ دی۔ سورۃ التوبہ آیت ۱۲۸، ۱۲۹ میں درج ہے :

﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ. فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ﴾

(سورۃ التوبہ : ۱۲۸، ۱۲۹)

یعنی اے مومنو! تمہارے پاس تمہاری ہی قوم کا ایک فرد رسول ہو کر آیا ہے تمہارا تکلیف میں پڑھنا اس پر شاق گزرتا ہے اور وہ تمہارے لئے خیر کا بہت حریص ہے۔ اور مومنوں کے ساتھ محبت کرنے والا (اور) بہت کرم کرنے والا ہے۔ پس اگر وہ پھر جائیں تو تو کہہ دے کہ اللہ میرے لئے کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اسی پر توکل کرتا ہوں اور وہ عرش عظیم کا ربّ ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس آیت میں رءوف و رحیم خدا تعالیٰ کی دو صفات کا ذکر فرمایا ہے اور آنحضرتؐ نے ان کو ایسا اپنایا کہ اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ رءوف و رحیم کی طرح ہو گیا بلکہ فرمایا گویا وہ خدا کی صفات سے سرتاپا مرصع اور مزین تھا اور مومنوں پر اس رأفت اور رحمت سے جھکتا تھا جس طرح اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ پر جھکا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

"تعلیم قرآنی ہمیں یہی سبق دیتی ہے کہ نیکوں اور ابرار اخیار سے محبت کرو اور فاسقوں اور کافروں پر شفقت کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ ۔ یعنی اے کافرو! یہ نبی ایسا مشفق ہے جو تمہارے رنج کو دیکھ نہیں سکتا اور نہایت درجہ خواہش مند ہے کہ تم ان بلاؤں سے نجات پا جاؤ"۔

(نور القرآن نمبر ۲ صفحہ ۳۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں :

"جذب اور عقد ہمت ایک انسان کو اس وقت دیا جاتا ہے جبکہ وہ خدا تعالیٰ کی چادر کے نیچے آجاتا ہے اور ظل اللہ بنتا ہے۔ پھر وہ مخلوق کی ہمدردی اور بہتری کے لئے اپنے اندر ایک اضطراب پاتا ہے۔ ہمارے نبی کریم ﷺ اس مرتبہ میں کل انبیاء علیہم السلام سے بڑھے ہوئے تھے اس لئے آپ مخلوق کی تکلیف دیکھ نہیں سکتے تھے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ یعنی یہ رسول تمہاری تکالیف کو دیکھ نہیں سکتا وہ اس پر سخت گراں ہے۔ اور اسے ہر وقت اس بات کی تڑپ لگی رہتی ہے کہ تم کو بڑے بڑے منافع پہنچیں"۔

(الحکم جلد ۶ نمبر ۲۶ صفحہ ۶ مورخہ ۲۴/جولائی ۱۹۰۲ء)

اس تعلق میں حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث بیان فرمائی :

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ حدیث بیان کی کہ شروع کے دنوں میں سب سے پہلے ایک چور کو حد کی سزا دی گئی۔ اسے حضورؐ کے پاس لایا گیا تھا جب اس کے جرم کا کھلا ثبوت مل گیا تو حضورؐ نے فرمایا اسے لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ لوگ جب اسے لے کر جانے لگے تو انہوں نے دیکھا کہ حضورؐ کے چہرۂ مبارک پر اس کا اثر ہے۔ آپ پُر ملال اور اداس اداس ہیں۔ اس پر بعض نے عرض کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور کو اس واقعہ کا بے حد افسوس ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کیوں نہ افسوس ہو تم لوگ اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار بن جاتے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا حضور نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا؟ اس پر آپؐ نے فرمایا تم میرے پاس یہ شکایت لانے سے پہلے چھوڑ سکتے تھے۔ جب امام کے پاس ملزم کو لایا جائے اور جرم ثابت ہو جائے تو اس کارروائی کے بعد حد (کی سزا) واجب ہو جاتی ہے۔ اور امام (قاضی) یہ سزا معطل نہیں کر سکتا۔ یہ فرمانے کے بعد آپؐ نے یہ آیت پڑھی۔ وليعفوا وليصفحوا (نور ۲۳) یعنی چاہئے کہ لوگ عفو اور درگزر سے کام لیں۔

(مسند الامام الاعظمؒ. کتاب الحدود صفحہ ۱۵۵)

حضور انور ایدہ اللہ نے اس تعلق میں کہ آنحضرتؐ مومنوں کے لئے کس قدر رءوف و رحیم تھے ایک اور حدیث پیش کی۔ حضرت معاویہ بن حکمؓ بیان کرتے ہیں کہ :

"ایک دفعہ میں آنحضرت ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا تھا کہ نمازیوں میں سے ایک آدمی کو چھینک آئی۔ میں نے اس کے جواب میں يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہا۔ دوسرے نمازی مجھے تیز نظروں سے دیکھنے لگے۔ میں نے کہا ہائے میری ماں! تم مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو۔ اس پر لوگ اپنی رانیں پیٹنے لگے جس طرح لوگ گھبراہٹ اور پریشانی میں کرتے ہیں۔ تب میں سمجھا کہ دراصل یہ لوگ مجھے چپ کرانا چاہتے ہیں۔

جب آنحضرت ﷺ نماز پڑھ چکے تو آپؐ نے مجھے بلایا۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں نے نہ اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد آپؐ سے زیادہ اچھا اور رحم دل معلم کوئی دیکھا۔ خدا کی قسم! آپؐ نے مجھے نہ جھڑکا، نہ مارا، نہ برا بھلا کہا بلکہ نرمی سے فرمایا نماز میں باتیں کرنا ٹھیک نہیں۔ نماز میں تسبیح، تکبیر اور تلاوت قرآن مجید ہوتی ہے۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ ۔باب تحریم الکلام فی الصلاۃ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "مسلمان کو سزا سے بچانے کے لئے حتی الامکان کوشش کرو۔ اگر اس کے بچنے کی کوئی راہ نکل سکتی ہو تو معاملہ رفع دفع کرنے کی سوچو۔ امام کا معاف اور درگزر کرنے میں غلطی کرنا سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔

(ترمذی ابواب الحدود باب ما جاء فی درء الحدود)

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سوائے اس کے کہ حد لازم ہو چکی ہو آنحضرت ﷺ کا یہی طریق تھا کہ آپ معاملہ رفع دفع کرنے کی کوشش فرمایا کرتے تھے اور عام روزمرہ کی غلطیوں سے اعراض فرمایا کرتے تھے۔ اور اس کا بنیادی اصول یہ ہے کہ امام کا معاف اور درگزر کرنے میں غلطی کرنا سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ آنحضور ﷺ ساری رات کھڑے ہو کر نماز میں یہ آیت پڑھتے رہے: "اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ، وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْم" (المائدہ :۱۱۹) کہ خدایا تیرے یہ بندے جو میرے سپرد کئے گئے ہیں مجھے ان کا اتنا غم ہے کہ میں راتوں کو اٹھ کر تیرے حضور گریہ وزاری کر رہا ہوں تو مالک ہے چاہے تو بخش بھی سکتا ہے۔ اگر تو انہیں عذاب دینے کا فیصلہ کرے تو وہ تیرے بندے ہیں۔ عبادك میں ایک التجا ہے۔ ہاں اگر تو ان کو بخش دے تو یقیناً تو ہر غالب سے بڑھ کر غالب اور بہت ہی حکمت والا ہے۔

راتوں کو عبادت کرتے ہوئے آپ کا سینہ خدا کے حضور گریاں و بریاں ہوتا۔ دل ابل ابل جاتا اور سینہ میں یوں گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دیتی جیسے ہنڈیا کے ابلنے سے گڑگڑ کی آواز آتی ہے۔ (شمائل ترمذی)۔ اس طرح درد سے حضرت محمدؐ رسول اللہ نے ہم گناہ گاروں کے لئے دعائیں کی ہیں۔ اور بنا یہ تھی کہ آپ مجسم رحمت تھے جیسا کہ فرمایا:

﴿ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُم. وَلَو كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّو مِنْ حَوْلِكَ . فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اسْتَغْفِر لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِى الْاَمْرِ . فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ . اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴾ (سورۃ آل عمران آیت ۱٦٠)

حضور ایدہ اللہ نے اس آیت کا تشریحی ترجمہ کیا اور فرمایا کہ اس میں بڑا گہرا سبق ہے ان لوگوں کے لئے جو بنی نوع انسان کی اصلاح کا بیڑا اٹھاتے ہیں۔ محض اچھی بات کرنے سے کوئی آپ کی طرف مائل نہیں ہوگا۔ آپ کی شفقت اور محبت اور نرمی کے نتیجہ میں لوگ آپ کے اردگرد جمع ہونگے پھر آپ ان کو نصیحت کی بات سنا سکتے ہیں جس کا دل پر اثر ہوتا ہے۔

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ جس معاملے میں نرمی شامل ہو جائے وہ معاملہ حسین ہو جاتا ہے اور جس کام میں سختی داخل ہو جائے وہ بھدا اور بدنما ہو جاتا ہے۔

(مسلم کتاب البر والصلة)

حضور انور نے فرمایا کہ اس دنیا کی تربیت کے وقت یہ بہت حسین اصول ہمیشہ پیش نظر رکھیں کہ ہر بات میں نرمی داخل ہو اور سختی کا آپ کی کوششوں میں کوئی دخل نہ ہو۔

بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن

(باقی آئندہ شمارہ میں)

☆......☆......☆......☆......☆

درخواست دُعا

خاکسار ان دنوں کافی پریشان ہے پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دشمن کے ہر شر سے محفوظ رہنے کیلئے۔ والدین کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے۔ بہنوں اور بھائیوں کی دینی و دنیاوی ترقیات نیک اور خادم دین بننے کیلئے نیز مال و اسباب میں برکت کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (محمود احمد پرویز قائد علاقائی صوبہ جموں)

EXPORTS & IMPORTS
All types of Leather jackets, Ladies bags, purse, hand gloves, Organic Cotton (Garments & Baby Cloth)
Contact:
OCEANIC EXIM
57, BRIGHT STREET, CALCUTTA 700019 (INDIA)
PH: 2805209, 2474015 FAX : 91 - 33 - 2479163

☎ 543105
STAR
CHAPPALS
WHOLE-SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka
Contact:-
CHOICE REAL ESTATE
327 Tipu Sultan palace Road
Fort Banglore 560002, ☎ 6707555

GUARANTEED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
HAWAI
NIR
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
✆: SHOWROOM: 27-2185, 26-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 26-2096, 26-4696, 27-8749 FAX: ++91-33-26-9893

خطبہ جمعہ

ہرگز بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اگلی دفعہ ایک کروڑ ہونے کی توفیق عطا فرمائے

میں بھاری امید رکھتا ہوں کہ مُلّاں اپنی فتح کے تصور کے ساتھ اگلی صدی کا مُنہ نہیں دیکھے گا

(مختلف انتظامی امور میں اصلاح وبہتری کی غرض سے ایک سرخ کتاب رکھنے کی بابت تفصیلی تاکیدی ہدایات)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۷ ؍ اگست ۱۹۹۸ء بمطابق ۷ ؍ ظہور ۷۷ ۱۳ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين -

﴿اَتَامُرُوْنَ النَّاسَ بِالبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الكِتَابَ. اَفَلاَ تَعْقِلُوْنَ. وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ. وَاِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ اِلاَّ عَلَى الخٰشِعِيْنَ﴾۔(سورۃ البقرہ آیات ۴۵، ۴۶)

جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان سے متعلق انشاء اللہ خطبے کے آخر پر بات کروں گا کیونکہ اس سے پہلے بعض دیگر انتظامی امور ہیں جن کا ذکر ضروری ہے۔ یہ عجیب توارد ہے کہ جو باتیں میں نے آپ کے سامنے پیش کرنے کے لئے رکھی تھیں انہی کے تعلق میں آج ایم ٹی اے میں ایک اچانک خرابی پیدا ہوئی اور اس خرابی کے نتیجے میں یہ خطبہ دس منٹ دیر سے شروع ہو رہا ہے اور یہی بات تھی جو مجھے یاد دلوانی تھی اور اسی سے متعلق باقی سب باتیں ہونگی۔

بات یہ ہے کہ جلسے کی ایک بڑی کامیابی تو سب نے اپنی آنکھوں سے دیکھی، اپنے دل سے محسوس کی اور بے انتہا اللہ کے فضل وارد ہوئے جن کا شمار ممکن نہیں۔ ایک اور بڑی کامیابی ہے جو کسی کو دکھائی نہیں دی اور وہ کامیابی ہے بہت سی ایسی بھولی ہوئی باتیں جن کا نظام سلسلہ میں ہمیشہ سے بہت اہتمام رہا ہے وہ اس جلسے پر یاد آئیں اور ان کا تعلق قرآن کریم کی اس آیت سے ہے "مَا لِهٰذَا الكِتَابِ لاَ يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَلاَ كَبِيْرَةً اِلاَّ اَحْصٰهَا"۔ یہ عجیب کتاب ہے جو نہ کسی چھوٹی چیز کو چھوڑتی ہے نہ کسی بڑی چیز کو چھوڑتی ہے مگر تمام تر باتیں اس میں درج ہیں۔ یہ بنیادی تعلیم ہے قرآن کریم کی جو دنیا بھر کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے اور اسقام کی روک تھام کے لئے، جو سقم ایک دفعہ پیدا ہو جائے اس کی روک تھام کے لئے، انتہائی ضروری ہے۔ اور قادیان سے اسی قسم کی ایک روایت جلسے سے تعلق میں چلی آرہی تھی جسے ایک دفعہ میں نے یہاں نافذ بھی کیا تھا مگر پھر بھلا دی گئی۔ وہ روایت یہ ہے کہ ایک سرخ کتاب رکھی جاتی ہے۔ اور جلسے کے بعد تمام افسران اکٹھے بیٹھتے ہیں اور اس جلسے میں جو جو خرابیاں پیدا ہوئیں ان کو سرخ کتاب میں درج کیا جاتا ہے اور وہ سرخ کتاب آئندہ جلسوں کے لئے راہنما بنتی چلی جاتی ہے اور تمام شامل لوگ جو اس جلسے میں شامل تھے صرف ان کے ہی کام نہیں آتی بلکہ آئندہ آنے والے منتظمین کے بھی کام آتی ہے اور وہ پھر اس کتاب کا مطالعہ کرتے ہیں اور پہلی باتوں کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیتے ہیں کہ ان خرابیوں کا اعادہ نہیں کرنا اور آئندہ کے لئے ذہن تیار ہو جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ قادیان سے جاری ہے، ربوہ میں بھی جاری رہا اور انگلستان آنے کے بعد میں نے اس بارے میں ہدایت کی تھی اور کچھ عرصہ یہ کتاب یہاں چلی ہے لیکن جو بھولی ہوئی باتیں اس جلسے میں یاد آئی ہیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ اس کے بعد اس کتاب کو متروک کر دیا گیا۔

اب جبکہ جلسے کی انتظامی خرابیوں پر نظر پڑی تو ان کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ساری کھوئی ہوئی روایات دوبارہ زندہ کرنے کی توفیق مل گئی اور یہ انتظامی کمزوریاں باہر والوں کو تو یعنی احمدیوں کو تو اتنی محسوس نہیں ہونگی مگر بعض معززین جو آئے تھے انہوں نے اس طرف توجہ دلائی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نے یہ سلسلہ شروع کر دیا کہ ہم نے تمام امور کی چھان بین کی، ہر بات کو پیش نظر رکھا۔ اسلام آباد کے قیام کے دوران بھی جو منتظمین تھے امیر صاحب کے ساتھ، افسر جلسہ وغیرہ سارے ان سب کا باقاعدہ اجلاس رکھا گیا اور ایک اجلاس کافی نہیں ہوا، پھر رکھا گیا، پھر رکھا گیا اور پھر بھی معلوم ہوا کہ بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو رہ جاتی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مثال کے پیچھے تو چلا جا سکتا ہے۔ اس کی تکمیل کرنا انسان کے بس میں نہیں۔

جس کتاب کا اللہ تعالیٰ ذکر فرماتا ہے یہ فرماتا ہے کہ نہ کوئی چھوٹی چیز چھوڑتی ہے نہ بڑی چھوڑتی ہے مگر ہم نے اپنے تجربے میں دیکھا ہے کہ اس کے نتیجے میں اس آیت کو راہنما بناتے ہوئے کوشش تو کرتے ہیں کہ نہ کوئی چھوٹی چیز چھوڑی جائے نہ بڑی چھوڑی جائے لیکن ہر دفعہ یاد آتا ہے کہ کچھ چھوڑی گئی تھی اور اس طرح یہ سلسلہ انتظام کی تکمیل کا ان لوگوں کے لئے جو اس آیت کو راہنما بنائیں ہمیشہ آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں ان پر چڑھتا جو پہلے سے بہتر نہ ہو کیونکہ یہ آیت بہت عظیم راہنما آیت ہے اس کا دنیا کے ہر نظام سے تعلق ہے۔ پس جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے میں نے یہی سوچا تھا کہ اس موضوع پہ خطاب کروں گا اور ٹیلی ویژن میں جو بار بار خرابیاں پیدا ہوتی رہیں ان کا ذکر کروں گا اور عین آج کے جمعہ سے پہلے یہی واقعہ ہو گیا۔

ہمارے ٹیلی ویژن کا نظام اس لحاظ سے انتہائی ناقص ہے کہ جو بھی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں ان کو ٹھیک کیا اور بھول گئے۔ یہ نہیں پتہ لگتا کہ خرابی کیوں پیدا ہوئی تھی اور جب اس کی تحقیق ہو جاتی ہے تو اس کو کسی سرخ کتاب میں درج نہیں کیا جاتا۔ اگر یہ ہوتا تو نا ممکن تھا کہ ایک قسم کی خرابی دوبارہ پھر پیدا ہوتی۔

چنانچہ ایم ٹی اے کے منتظمین کے لئے سب سے پہلے تاکید ہے کہ وہ اپنی ایک سرخ کتاب بنائیں۔ ہر ہفتے اجلاس ہوا کرے اور اس اجلاس میں اس ہفتے میں اگر کوئی خرابی پیدا ہوئی تو اس کو سرخ کتاب میں درج کیا جائے۔ اس کا ازالہ کرنے کے لئے جو انتظام کیا گیا تھا اس کو درج کیا جائے۔ لیکن یہ تو آئندہ کے لئے ہے پیچھے ان کا بہت سا کام پڑا ہوا ہے جسے انہوں نے مکمل کرنا ہے۔ اس کے لئے ہو سکتا ہے کہ ایک مہینہ، دو مہینے کے اجلاسات بھی مشکل سے کافی ہونگے۔

جب سے ایم ٹی اے کا آغاز ہوا ہے اپنی یادداشت کے نتیجے میں اور کچھ اور اندراجات کے نتیجے میں کمپنیوں سے جو رابطے ہوئے ان کو دیکھ کر تفصیلی جائزہ لینا ہے کہ جب سے ایم ٹی اے کا وجود آیا ہے کیا کیا

خرابیاں ہوتی رہی ہیں اور اکثر خرابیاں ایسی ہیں جو دوبارہ بھی ہوئی ہیں اس لئے کہ ان کو اذہان میں پورا Register نہیں کیا گیا اور کیا جا بھی نہیں سکتا۔ ذہن بھول جاتے ہیں باتوں کو، کتاب میں ان کا اندراج ہونا ضروری تھا۔ ہر آنے والی انتظامیہ کے لئے ضروری تھا کہ ان کا مطالعہ کر کے اس سلسلے میں جو بھی اصلاحی تدابیر اختیار کی گئی تھیں ان کو مدنظر رکھے اور یہ دیکھے کہ وہ جو اصلاحی اقدامات تھے ان کے ہوتے ہوئے دوبارہ کیوں واقعہ ہوا۔ اس پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ تو امید رکھتا ہوں کہ ایک سرخ کتاب ایم ٹی اے اپنے لئے تیار کرے گی۔

دوسری سرخ کتاب دنیا میں جہاں جہاں احمدی جلسے ہوتے ہیں ہر ایک کے لئے رکھنی ضروری ہے۔ اور مرکز کی طرف سے اس بات کی نگرانی کی جائے گی کہ کتاب رکھی جا رہی ہے اور اس میں گزشتہ یادداشتوں کے مطابق اندراجات ہو رہے ہیں۔ اس ضمن میں افریقہ میں بڑھتی ہوئی تبلیغ اور اس کی ذمہ داریاں اور تعلیمی جو مدارس قائم کئے گئے ہیں اور چندے کا نظام قائم کیا جا رہا ہے ان تمام امور سے متعلق اندراجات ہو کر وہ نئے احمدی جن کی ہم تربیت کر رہے ہیں ان کے سپرد یہ کتاب ہونی چاہئے اور ان کو سمجھایا جائے کہ اس کتاب کی حفاظت کرنا تمہارا ذمہ ہے۔ اور اسے رواج دینا ارد گرد کے علاقے میں، یہ بھی تمہاری ذمہ داری ہے۔ اس کے نتیجے میں بہت ہی احساس ذمہ داری پیدا ہوگا اور نئی جماعتوں کی تربیت کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے ساتھ ہماری بہت سی مشکلات دور ہو جائیں گی۔

اسی تعلق میں مَیں تمام **ذیلی مجالس کو نصیحت** کرتا ہوں کہ وہ بھی جائزہ لیں کہ ان کی کیا خرابیاں تھیں۔ جب یہ سلسلہ شروع ہوا تو بعض حیرت انگیز باتیں سامنے آئیں جن کی طرف پہلے کوئی دھیان جا ہی نہیں سکتا تھا۔ ہمارے جلسے میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جو عمومی نصائح کی جاتی ہیں ان کے نتیجے میں جو احساس حفاظت ہے یعنی حفاظت کرنے کا احساس وہ عموماً جماعت میں بیدار ہوا ہے لیکن اس کے باوجود انتظامی خلا اتنے تھے کہ ان خلاؤں کے رستے کوئی چور اچکا، کوئی فتنہ پرداز آسانی سے داخل ہو سکتا تھا اور ہم نے اپنی طرف سے سارے رستے بند کر لئے تھے۔ اور کچھ رستے کھلے تھے ان رستوں سے اگر کوئی داخل نہیں ہوا تو یہ اللہ کی حفاظت تھی اس میں ہمارے انتظام کا کوئی بھی کمال نہیں۔ ورنہ ہر چور اچکا، ظالم، فسادی ان رستوں سے داخل ہو سکتا تھا۔

اور اس جلسے کا بہت بڑا انعام یہ ہے کہ جب ہم نے نظر ثانی کی حالات پر تو سارے سوراخ کھلے کھلے دکھائی دینے لگے۔ ان میں جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا نہ کوئی چھوٹی چیز باقی رہی نہ کوئی بڑی چیز باقی رہی۔ بہت چھوٹی سی چیز کی مثال میں آپ کو دیتا ہوں کہ اکثر ہمارے ہاں جرمنی سے آنے والے بھی اور انگلستان سے آنے والے بھی یہ حرکت کیا کرتے تھے کہ اپنا کار کا گند، اپنے بچوں کا گند باہر نکال کر پھینک دیتے تھے۔ یہ ایسی بیہودہ حرکت تھی جس کے علاج کے طور پر ان کو سمجھایا گیا، باقاعدہ اعلان ہوئے کہ تمہیں پلاسٹک کا تھیلا ہم مفت دے دیں گے لیکن خدا کے واسطے یہ حرکت نہ کرو اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے۔ ایک چھوٹی سی چیز معمولی سی احتیاط سے اس کا ازالہ ہو سکتا ہے لیکن اگر نہ ہو تو جیسا کہ اس جلسہ پر ہوا ایک ہیلی کاپٹر ان کا ضرور آخر پر چکر لگاتا ہے اور تصویر لیتا ہے ہر چیز کی اور پھر جس شعبے کو بھی اس نے رپورٹ کرنی ہو اس کو رپورٹ کرتا ہے اور اگر جماعت کے انتظام میں کوئی خرابی دیکھے یا اس قسم کا گند دیکھے تو لازماً اس کا بد اثر آئندہ انتظامیہ سے ہمارے تعلقات پر پڑے گا۔ وہ کہیں گے تم لوگ ہمیشہ گند کرتے ہو اور ہمارے پاس ثبوت موجود ہیں۔ وہ ہیلی کاپٹر کی کھینچی ہوئی تصویریں ہمیں دکھا سکتے ہیں۔ تو بظاہر چھوٹی بات ہے لیکن نتیجے کے لحاظ سے کبیرہ بن جاتی ہے۔

چنانچہ اللہ نے بہت فضل فرمایا کہ ان خرابیوں کے دوران میری توجہ اس طرف بھی مبذول ہوئی اور میں نے رفیق حیات صاحب کو اس بات پر مقرر کیا کہ وہ فوری طور پر تمام گند دور کرنے کا انتظام کروائیں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستعد ہیں کہ انہوں نے چند گھنٹوں کے اندر اندر مکمل طور پر وہ گند دور کروا دیا۔ ایک ذرہ بھی اس کا وہاں باقی دکھائی نہیں دیتا تھا۔ اور جب ہیلی کاپٹر آیا ہے تو اس وقت تک سب صاف ہو چکا تھا۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں۔ چھوٹی چھوٹی توجہات دوسرے امور کی طرف ذہن کو منتقل کرتی ہیں اور انکے نتیجے میں خدا کے فضل کی اور راہیں کھلتی ہیں۔ تو جماعت جرمنی کو وہاں بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان کو بھی اپنی ایک سرخ کتاب بنانی ہے اس کتاب میں تمام قسم کی خرابیاں، کھانے پینے کی ہر قسم کی خرابیوں کا ذکر ہو اور اس میں جو بہتری کے اقدامات کئے گئے ہیں وہ درج ہوں۔

یہاں مہمانوں کے تعلق میں بہت سی ایسی خرابیاں سامنے آئیں جن کی طرف جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے پہلے توجہ نہیں تھی۔ توجہ ہوئی تھی اور بھلا دی گئی تھی۔ اب اگر کوئی کتاب ہوتی تو بھلا دینے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ مثلاً آپ کے علم میں میں لا رہا ہوں کہ بیرونی معززین کے لئے کھانے کا انتظام کبھی پہلے افسر جلسہ کے سپرد نہیں ہوا کرتا تھا کیونکہ وہ عمومی ذمہ داری کو ادا کرنے کے دوران اس کی طرف الگ توجہ دے ہی نہیں سکتے۔ ہمارا طریق یہ تھا جو باقاعدہ یہاں نافذ ہو چکا تھا لیکن سرخ کتاب کے نہ ہونے کی وجہ سے نظر انداز ہو گیا۔ وہ طریق یہ تھا کہ ایک خاص افسر برائے مہمان نوازی وی آئی پی (VIP) مقرر ہوا کرتا تھا جو ان کی رہائش کی جگہ میں ہر قسم کے کھانے تیار کرنے کا انتظام کرتا تھا۔

پہلے ان لوگوں کو ان کے ملکوں میں چٹھیاں لکھی جاتی تھیں کہ آپ ہمارے معزز مہمان ہیں۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی یہ نصیحت ہے کہ ہر مہمان سے اس کی ضرورتوں کے مطابق سلوک کرو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہی طریق تھا۔ پس ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ اگر کوئی کھانے آپ کے لئے ناپسندیدہ ہیں مثلاً مرچوں کا استعمال ہے یا اور بہت سی باتیں ہیں یا کچھ ایسے کھانے ہیں جو آپ کے ہاں مرغوب ہیں اور شوق سے کھائے جاتے ہیں تو ان کے متعلق ہمیں پہلے اطلاع کر دیں۔ اس کے نتیجے میں یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے چونکہ مختلف قوموں کے لوگ احمدیوں میں مل جاتے ہیں اس لئے ان کا انتظام یہ شعبہ کر لیتا تھا اور اگر کسی جگہ نہ ملیں تو ان سے درخواست کی جاتی تھی کہ اگر ممکن ہو آپ کے ساتھ کوئی خاتون تشریف لا رہی ہوں اور ان کے لئے ممکن ہو کہ اپنا کھانا خود تیار کر لیں تو ان کو ہر قسم کی سہولت مہیا ہو جائے گی۔ اگر وہ نہ کر سکیں تو ہدایات ہمیں بھجوا دیں ہمارے آدمی ہر ممکن کوشش کریں گے کہ آپ کی ہدایات کے مطابق آپ کے لئے کھانا تیار کریں۔

اب جب یہ انتظام جاری تھا، جب تک رہا اتنا اچھا تاثر لے کے مہمان لوٹتے تھے کہ کبھی بھی بھول سکتے تھے۔ دنیا کے پردے میں امیر سے امیر ممالک کو بھی یہ توفیق نہیں مل سکتی کہ اس طرح باریکی میں ان کی ضروریات اور ان کی ترجیحات کا خیال رکھا جائے۔ تو یہ بھولے بھی اس لئے کہ سرخ کتاب نہیں رکھی گئی۔ اور سرخ کتاب اب یاد آئی ہے تو اس میں یہ ساری چیزیں درج کروا دی گئی ہیں تاکہ آئندہ مہمان نوازی کا انتظام بدلنے کے نتیجے میں خرابیاں کبھی دوبارہ اس انتظام میں راہ نہ پا سکیں۔ ہر نیا مہمان نواز جو اس شعبے کا انچارج ہوگا اس کو پہلے یہ کتاب پڑھنی ہوگی اور پڑھنے کے بعد دستخط کرنے ہونگے کہ میں یہ ساری باتیں پڑھ چکا ہوں اور آئندہ اگر کوئی باتیں ایسی ہوئیں تو میرا فرض ہے کہ اس کتاب میں درج کروں اور جو پڑھ چکا ہوں اسکے لئے میں جوابدہ ہوں۔

اور پھر اپنے شعبہ میں اپنے ماتحتوں کو بھی وہ سب پڑھانی ہیں بعض دفعہ ایک منتظم یہ خیال کر لیتا ہے کہ باتیں میرے علم میں آگئی ہیں اس لئے کافی ہیں، میں موقع پر موجود ہوں، میں فیصلہ کروں گا۔ ان

معاندین احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں:۔

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

طالب دُعا:۔ محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts, Leather
Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.
19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&
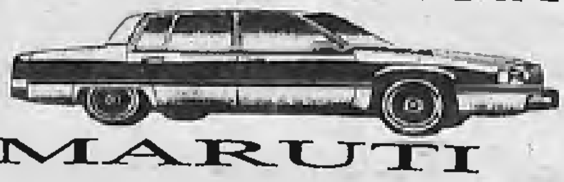
MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 26-3287

کی عدم موجودگی کی صورت میں بعض اوقات ان کے نائبین غلط فیصلے کر لیتے ہیں۔ جب یہ نظام جاری ہوا تھا اس وقت بھی مجھے اچھی طرح یاد ہے ایسے واقعات ہوئے اور میں نے توجہ دلائی تھی کہ ہر منتظم کا فرض ہے کہ اپنے ماتحتوں کو سب کو بتائے۔ گویا یہ سرخ کتاب ہر ایک کے لئے پڑھنی ضروری ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی سرخ کتاب ہے اس پر بھی سارے فرشتے آگاہ ہیں اور ان کو پتہ ہے کہ ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں جو ہم نے ادا کرنی ہیں جن کے بارے میں ہم سے پوچھا جائے گا۔ **پس جماعت احمدیہ کے نظام کو مکمل کرنے کے لئے اور آئندہ حسین تر بنانے کے لئے اس سرخ کتاب کو رواج دینا اور اس تفصیل سے رواج دینا جس تفصیل سے میں نے بیان کیا ہے انتہائی ضروری ہے۔**

اس تعلق میں انفرادی طور پر بھی لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں **اپنے اپنے گھروں میں اگر ایک چھوٹی سی کتاب رکھ لیں** اس میں عموماً آئے دن خرابیاں ہوتی رہتی ہیں۔ مثلاً بچوں کو چوٹ لگ جاتی ہے اور بعض دفعہ چھوٹی سی غلطی سے بہت سخت چوٹ لگ جاتی ہے تو ان کا فرض ہے یعنی میں سمجھتا ہوں کہ ان پر جماعتی طور پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ جس طرح جماعت کی خرابیوں پر ہم نظر رکھتے ہیں کہ دوبارہ نہ آئیں وہ بھی ان خرابیوں پر نظر رکھیں تاکہ بے وجہ دوبارہ تکلیف میں مبتلا نہ ہوں۔ بعض لوگوں کے اکلوتے بچے ان کی ایسی غلطی کے نتیجے میں مر گئے جس کو رفع کیا جا سکتا تھا ازالہ تو بعد میں ہونا تھا اگر وہ محنت کرتے تو کوئی ضرورت نہیں تھی کہ وہ واقعہ ہو جاتا۔ اب اکلوتا بیٹا اگر مر جائے اور اپنی غلطی سے ہو تو ساری عمر انسان دکھ محسوس کرتا ہے یہ زندگی بھر کا روگ ہے جو اس کو لگ جاتا ہے، کبھی پیچھا ہی نہیں چھوڑتا۔

اور گھر کی سرخ کتاب میں اگر یہ درج ہو کہ یہاں جتنے بھی ہمارے بچوں کے حادثات ہوئے ہیں اس وجہ سے ہوئے ہیں بعض دفعہ سیڑھیوں کی کوئی خرابی ہوتی ہے اور حادثہ ہو گیا اور اس کو بھول گئے۔ جب تک سیڑھیوں کی اس خرابی کا ازالہ نہ کیا جائے اس وقت تک آئندہ حادثات کی روک تھام ہو ہی نہیں سکتی۔ چنانچہ اس ضمن میں میں نے اپنے ہالینڈ کے گھر میں بھی توجہ دی اور مجھے معلوم ہو گیا کہ اس خرابی کی وجہ سے بچہ گر کر نقصان اٹھا سکتا ہے۔ اللہ کے فضل سے کوئی بچہ گرا نہیں مگر مجھے دکھائی دے رہا تھا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں سے لازماً بچہ گر سکتا ہے اور بعض دفعہ اتنی خطرناک اس کو چوٹ آسکتی ہے کہ وہ ساری عمر کے لئے معذور ہو جائے چنانچہ سیڑھیوں کی درستی کرائی گئی۔ وہ کارپٹ جو اس پہ بچھایا گیا تھا وہ ڈھیلا ڈھیلا اس کو ٹھیک کروایا گیا اور یہی صورت حال بلجیئم میں بھی دوہرائی گئی۔ وہاں بھی جن سیڑھیوں سے میں اوپر جاتا اور نیچے آتا تھا میں تو احتیاط کر لیتا تھا مگر بچوں کے متعلق یہ خطرہ تھا کہ وہ قالین کے پھسلنے سے ٹھوکر کھا کر گر جائیں گے اور اس صورت میں وہ سیڑھیاں اس طرح کی تھیں کہ بہت گہرا نقصان پہنچ سکتا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ ان چیزوں کی پیش بندی ہو گئی مگر بنیادی بات یہی ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کے نتیجے میں یہ توفیق مل گئی۔

جتنی باتیں میں کر رہا ہوں یہ قرآنی تعلیم کی روشنی میں ہیں اور قرآنی تعلیم کو اگر آپ مطمح نظر بنا لیں، اپنا راہنما بنالیں تو زندگی کی بہت بڑی سے بڑی مشکلات آسان ہو سکتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم خطرات سے بچ سکتے ہیں۔ اسی تعلق میں ایک واقعہ جو بہت دردناک واقعہ اس جلسے پر ہوا ہے وہ بھی اسی وجہ سے ہوا ہے کہ ہم نے پہلی ایک غلطی کو نظر انداز کر دیا ہے۔ گزشتہ ایک جلسے میں مبشر باجوہ صاحب یہاں سے روانہ ہوئے اور بہت تھکے ہوئے تھے اور اس کے باوجود یہ خیال تھا کہ ہم پہنچ جائیں گے۔ ان کا بیٹا ان کے ساتھ مدد کر رہا تھا لیکن دونوں بہت تھکے ہوئے تھے۔ اچانک بیٹے کو نیند آئی اور نہایت خوفناک حادثہ ہوا۔ وہ تو وہیں شہید ہو گئے تھے مگر ان کا بیٹا بھی لمبے عرصہ تک گومگو کی حالت میں رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا آخر بچ گیا۔ بعینہ اس سے ملتا جلتا واقعہ اس دفعہ ہو گیا ہے اور میں سر پکڑ کر بیٹھ گیا کہ اِنَّا لِلّٰہ ہم بار بار ہدایتیں دیں، کیوں بھلا دیتے ہیں لوگ۔ اس پر خیال آیا کہ ہماری سرخ کتاب میں جو یہاں مکمل ہو اس میں یہ بات درج ہو کہ ہر گاڑی جو بیرون ملک سفر کرنے والی ہو اس کے اوپر ایک چھپی ہوئی چٹ آویزاں ہو جائے۔ اس میں لکھا جائے کہ آپ پر لازم ہے کہ اگر نیند آئی ہو تو ٹھہر جائیں، تھکے ہوئے ہیں تو کہیں ٹھہر جائیں اور آرام کر لیں۔ اگر کام پر دیر سے پہنچتے ہیں تو یہ ایک معمولی دنیاوی نقصان ہے جو آپ کو پہنچ سکتا ہے۔ جا کر معافی مانگ لیں تو اکثر آپ کو معاف بھی کر دیں گے لیکن اس کی کوئی معافی نہیں جو یہ جرم آپ کریں گے کیونکہ ساری جماعت کو تکلیف ہو گی۔ آپ کی غلطی سے آپ کا نقصان نہیں بلکہ ساری دنیا کی جماعتوں کو تکلیف ہوتی ہے، ہم تو ایک جان ہو چکے ہیں، اِخوۃ بن گئے ہیں یہ خیال کہ جرمنی میں حادثہ ہو رہا ہے اور باقی جگہ اس کی تکلیف نہ ہو، بالکل غلط خیال ہے۔ جو تکلیف میں محسوس کرتا ہوں اس کو ایک طرف رکھیں، سب دنیا کے احمدی وہ تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ پس کیوں ہم بار بار قرآنی تعلیمات کے بعض حصوں کو نظر انداز کر کے تکلیفات میں مبتلا ہوں۔ تو اس سرخ کتاب میں جو ہماری یہاں تیار ہو رہی ہے اس میں یہ بات درج کی جائے کہ آئندہ کوئی ایسی کار جو اندرون ملک جا رہی ہو باہر کے لئے، یا بیرون ملک جا رہی ہو ایسی نہیں ہو گی جس کے اوپر یہ تنبیہ درج نہ ہو۔ اس کے شیشوں کے ساتھ لگا دی جائے گی۔ اس میں ان پر لازم کیا جائے گا کہ بے شک آپ کو دنیاوی نقصان ہو اگر تھکے ہوئے ہیں تو آپ نے ہرگز سفر نہیں کرنا اور اگر کہیں آرام کے لئے، سونے کے لئے جگہ میسر آجائے جو عموماً پٹرول پمپوں پہ مل جاتی ہے وہاں تسلی سے سوئیں، آرام سے جب آنکھ کھلے اس وقت پھر دوبارہ سفر کا آغاز کریں۔

تو "مَا لِھٰذَا الْکِتَابِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَۃً وَّ لَا کَبِیْرَۃً اِلَّا اَحْصٰھَا"۔ عجیب کتاب ہے اللہ کی، نہ کوئی چھوٹی چیز چھوڑتی ہے نہ کوئی بڑی چیز چھوڑتی ہے مگر اس کو گھیرے میں لیا ہوا ہے، ہر ایک کو شمار کرتی ہے۔ تو ہمیں اب اس ضمن میں بہت سفر کرنا ہے، بہت آگے بڑھنا ہے۔ اگر ہم اس تعلیم پر عمل کریں تو دنیا کے پردے پر ایک اور پہلو سے اپنا بے مثال ہونا ثابت کر سکتے ہیں کہ اس پہلو سے دنیا میں بڑی سے بڑی قومیں بھی تنظیم کی یہ اعلیٰ شان پیش نہیں کر سکتیں جو قرآن کریم نے ہمیں سکھائی ہے اور اس پر عمل کرنے کے نتیجے میں ہمیں پیش کرنے کی توفیق ملی ہے۔

اس کتاب کے متعلق جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا **میں آنے والے تمام مبلغین کو جو سربراہ ہیں یہ ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اپنے ملک میں ہونے والے واقعات پر بھی ایک کتاب بنائیں۔** ان واقعات میں جو دنیاوی مسائل ہیں جن کے نتیجے میں حادثات پیش آئے ان کو بھی پیش نظر رکھیں۔ مثلاً سیرالیون کے متعلق مجھے خیال آیا کہ اس کی سرخ کتاب میں یہ باتیں بھی درج ہونی چاہئیں کہ جہاں جہاں فسادات ہوئے ہیں وہاں کن احمدیوں کو نقصان پہنچا ہے۔ کیا پیش بندی ان کو کرنی چاہئے تھی جو نہیں کی اور اس کے نتیجے میں جو ان کو نقصان ہوا وہ ہمارا سب کا نقصان ہوا۔ بہت سے ایسے احمدی تھے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جو بچائے جا سکتے تھے اور ان کا بچنا جماعت کے لئے بڑی تقویت کا موجب ہوتا۔

بعض ایسے ایسے مخلصین وہاں شہید ہو گئے اور جماعت کے ہاتھ سے جاتے رہے کہ جو اپنی مثال آپ تھے۔ انہوں نے بہادری کی ایک غلط تعریف کر لی۔ وہ سمجھتے تھے کہ ہمارا جماعت سے وفا کا تقاضا ہے اور ہماری بہادری کا تقاضا ہے کہ جو کچھ ماحول میں ہوتا چلا جائے ہم نے اس مرکز کو نہیں چھوڑنا جس پر ہمیں متعین کیا گیا ہے اور اپنی طرف سے وہ مثلاً ہسپتال ہیں، مساجد ہیں، اس قسم کی دوسری عمارات ہیں ان کی حفاظت کر رہے ہیں۔ جو حصہ حکمت کی کمزوری کا تھا وہ یہ تھا کہ وفا تو کی مگر اس وفا نے فائدہ کوئی نہ دیا، الٹا نقصان پہنچایا کیونکہ وہ اکیلی جان حملے کے وقت ان چیزوں کی حفاظت کر کیسے سکتی تھی۔ جب بھی ایسی جگہوں میں حملے ہوئے ہیں آگ لگانے والوں اور لوٹ مار کرنے والوں نے کسی آدمی کی موجودگی کا ادنیٰ بھی لحاظ نہیں کیا۔ ہاں اس آدمی کو جہاں تک ممکن تھا یا شہید کر دیا گیا یا زندہ آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔

بہت بڑی بڑی تکلیفیں سیرالیون کے احمدیوں نے دیکھی ہیں جو ایسے حادثات سے تعلق رکھتی ہیں جو ملکی تغیرات کے نتیجے میں پیدا ہوئے اور اس کی کوئی سرخ کتاب نہیں رکھی گئی۔ اس لئے **میں سیرالیون کے مبلغ کو خاص طور پر جو امیر ہے اسکو دوسرے امور میں کتاب رکھنے کے علاوہ اس طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔** تمام جائزہ مکمل کریں۔ ایک بھی حادثہ ایسا نہ ہو جسے نظر انداز کیا جائے۔ وہ کیوں ہوا تھا، کیا حکمت کی باتیں نظر انداز کی گئیں، بچنے کا وقت کونسا تھا، اس وقت اس کو استعمال کیوں نہ کیا گیا۔ اب یہ جو صورت حال ہے جیسا کہ میں عرض کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرماتا ہے اس

ارشاد نبوی

خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰے

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دعا:-

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 بینٹنگ لین کلکتہ 700001

دکان-248-5222, 248-1652

رہائش-243-0794, 27-0471

الٰہی تعلیم کی پیروی میں بہت سے نقصانات سے جماعت کو بچانے میں مجھے اللہ تعالیٰ کی مدد سے توفیق مل جاتی ہے۔

اب گنی بساؤ میں حالات خراب ہوئے۔ گنی کوناکری جو اس سے ملتا ہے وہاں نسبتاً حالات بہتر تھے۔ ہمارے مبلغین نے ہمیں یہ لکھنا شروع کیا کہ ہم جس علاقے سے نکل گئے ہیں وہاں فساد کو پیچھے چھوڑ گئے ہیں اور اس علاقے میں امن ہے۔ پھر اور آگے بڑھے کہ اب بھی فساد پیچھے رہ گیا اس علاقے میں امن ہے۔ پھر اور آگے بڑھے کہ اب بھی فساد پیچھے رہ گیا اس علاقے میں امن ہے۔ پھر گنی کوناکری کے بارڈر پر پہنچے اور کہا اب ہم یہاں ٹھہر سکتے ہیں۔ جب یہ باتیں وکیل التبشیر نے میرے سامنے رکھیں میں نے کہا انتہائی خطرناک غلطی کر رہے ہیں۔ جب فساد پھیلتے ہیں تو ضروری نہیں کہ جس طرف سے آرہے ہیں آپ کو دکھائی بھی دے رہے ہوں۔ وہ گھیرا ڈال لیا کرتے ہیں اور اس گھیرے کو توڑنا پھر آپ کے بس میں نہیں رہے گا۔ اس پر انہوں [illegible] اچھا ہم گنی کوناکری میں جاکر جو الگ ملک کا بارڈر ہے وہاں انتظار کرتے ہیں۔ میں نے کہا ہرگز یہ نہیں [illegible] کیونکہ اگر گنی کوناکری جائے انتظار کرو گے تو وہ بھی محفوظ نہیں ہے کیونکہ جو شرارت کی خبریں مجھے مل رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی حملہ ہوگا اسلئے سینیگال چلے گئے تو پیچھے شرارت نے سر اٹھالیا تب ان کو سمجھ آئی کہ خدا تعالیٰ [illegible] فضل سے **جماعت احمدیہ کا ایک نگران ہے اس کو اللہ تعالیٰ توفیق [illegible] باریک باتوں پر بھی نظر رکھے اور باریک باتوں پر نظر رکھنے کے نتیجے میں کبیرہ سے نجات مل جاتی [illegible] بڑے خطرات سے اللہ تعالیٰ ہمیں بچالیتا ہے۔**

تو یہ پہلو [illegible] جیسا کہ سیر الیون [illegible] سے میں نے شروع کیا تھا ہر احمدی ملک کو پیش نظر رکھنا ہے۔ ہر جگہ مختلف خرابیاں ہوتی رہتی ہیں ان کی پیش بندی کے لئے تمام اقدامات کرنے ضروری ہیں اور انقلابات کے نتیجے میں جو امکانات پیدا ہوتے ہیں اور جو خطرات پیدا ہوتے ہیں ان کی پہلے سے تسلی سے ٹھنڈے دل اور دماغ کے ساتھ ان پر غور کر کے ان کا تجزیہ کرنا ضروری ہے۔

اب اس وقت ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف علاقوں کے سربراہ آئے ہوئے ہیں۔ ان میں ایک نائجیریا کے بھی ہیں ان سے جب میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو نئے حالات ہیں وہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں اور جماعت کے لئے خدمت کرنے کا اور موقع ہے۔ لیکن مجھے ان کے اس جواب پر انشراح نہیں ہے کیونکہ نائجیریا میں ایک لمبی کشمکش چل رہی ہے، بعض انتہا پسند مسلمانوں کے درمیان اور بعض عیسائیوں کے درمیان اور بعض معتدل مسلمانوں کے درمیان۔ اور اس کشمکش کے نتیجے میں جب فسادات پھوٹتے ہیں تو اچانک پھوٹتے ہیں اور ان کی پیش بندی کے لئے لازم ہے کہ ان سارے امور پر تجزیہ کر کے ان لوگوں سے رابطہ پیدا کیا جائے جو علاقے کے سربراہ ہیں اور ان کو بھی سمجھایا جائے اور پھر وقت آنے پر جماعت کو کیا قدم اٹھانے چاہئیں پہلے سے یہ بات طے کر کے ان تک پہنچا دی جائے ورنہ وہ قدم اٹھانے کے وقت آپ ان تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ آپ نے بے شک بہت اچھا منصوبہ بنایا ہو جب ضرورت پڑے گی تو آپ ان تک نہیں پہنچ سکیں گے اور ان کو پتہ چلے گا کہ ہمارے لئے کیا منصوبہ ہے، ہمیں کیا ہدایت ہے۔

تو بہت سے امور ہیں جن میں تفصیلی ہدایات کا طے ہونا ہی ضروری نہیں بلکہ وقت پر ان لوگوں تک پہنچا دینا ضروری ہے تاکہ جب بھی خدانخواستہ ایسے حالات برپا ہوں تو فوری طور پر ان پر عمل درآمد کریں۔ جو نائجیریا کے بدلے ہوئے حالات ہیں ان میں کچھ خرابیاں ابھی ہیں جن کی طرف جماعت کو پوری توجہ کرنی چاہئے۔ ابیولا صاحب جن کے انتخاب کے نتیجے میں سارا جھگڑا چلا تھا، ابیولا صاحب سے میرے اور جماعت کے بہت گہرے ذاتی تعلقات تھے۔ وہ جب یہاں تشریف لایا کرتے تھے تو کبھی ایسا نہیں ہوا کہ وہ ہمارے پاس نہ پہنچے ہوں۔ اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ انہوں نے اپنے معاملات میں جو پیچیدہ تھے مجھ سے مشورہ نہ کیا ہو۔ اس کے بعد دنیا میں جہاں جاتے تھے وہاں سے ٹیلی فون پر رابطہ کرتے تھے کیونکہ ارب پتی آدمی تھے، ٹیلی فون کا بل تو ان کے لئے ایک کاغذ کے پرزے سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا جس کو آگ میں پھینک دیا جائے۔ یعنی ان کے ذہن میں وہ تصور ہی نہیں جو عام لوگوں کے ذہن میں ٹیلی فون کالوں کا تصور ہے۔ تو اس لحاظ سے وہ دنیا کے ہر مقام سے، جہاں بھی جاتے تھے لازمہ بنا رکھا تھا کہ مجھ سے ٹیلی فون پر بات کریں گے اور پوچھا کرتے تھے کہ یہاں میں اس غرض سے آیا ہوا ہوں، یہ میرا دنیا کا تجارت کا معاملہ ہے، یہ ایسا معاملہ ہے جس کا ہماری سیاست سے تعلق ہے، آپ بتائیں مجھے کیا کرنا چاہئے۔ یعنی مجھ سے مشورہ لینے میں بے انتہا عاجز تھے لیکن ان کے رشتے داروں اور ان کے باقی لوگوں کو تو یہ باتیں معلوم نہیں۔ جس پارٹی کے وہ سربراہ تھے وہ دراصل Islamic Fundamental-ism کی پارٹی ہے جو اسلامی بنیاد پرستوں کی سربراہی میں قائم ہوئی ہے اور اس کے نتیجے میں اس کو کافی نفوذ ہوا ہے۔ اور ان کے بنیادی ارادوں میں یہ بات داخل تھی کہ اگر ہم آگئے تو عیسائیوں کا بھی قلع قمع کریں گے جن کو سیاست میں نفوذ ہے اور معتدل مسلمانوں کو بھی ٹھیک کرلیں گے۔ اب الحاجی ابیولا کی یادیں تو وہاں کوئی کام نہیں کرسکتیں، وہ کسی تحریر میں نہیں آئیں، کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جس میں یہ درج ہوں سوائے اس وقت میرے دماغ کی کتاب ہے جس میں یہ باتیں درج ہیں۔ **تو ہمارے امیر صاحب نائجیریا ان باتوں کو بھی اپنی سرخ کتاب میں درج کریں** اور یہ لکھ لیں کہ ایک بہت بڑا نائجیرین قوم کا ہمدرد اور راہنما رخصت ہوگیا جو جماعت احمدیہ سے جو استفادہ کیا کرتا تھا وہ بھی اس کے دماغ کے ساتھ ہی رخصت ہوگیا۔ وہ اگر رہتا تو مجھے یقین ہے کہ اسی طرح ہمارے مشورے کے مطابق رفتہ رفتہ ان انتہا پسندوں کا رخ بھی اسی طرف پھیر دیتا۔ لیکن اس بے چارے کی زندگی نے وفا نہیں کی۔

اب جماعت نائجیریا کو چاہئے کہ یہ باتیں درج کرے اور ان کے پیچھے جو باقی راہنما رہتے ہیں ان سے پوچھ لیں اور ان سے رابطے کی وسیع مہم چلائیں اور یہ منصوبہ بتائیں کہ نائجیریا اکٹھا رہے۔ مجھے نائجیریا کے متعلق یہ سخت فکر لاحق ہے کہ چونکہ نائجیریا سے بعض مغربی قومیں سخت دشمنی کر رہی ہیں کیونکہ نائجیریا نے اس وقت اپنا سر بلند کیا اور اپنی انفرادیت کو قائم رکھنے کی کوشش کی جب کہ باقی افریقن ممالک کو یہ مغربی قوموں کے سربراہ جو کچھ کہا کرتے تھے ان کو آنکھیں بند کر کے مان لیا کرتے تھے۔ اتفاقی حادثہ ہوا ہے مگر ہوا اچھا کہ اس وقت کے جو فوجی سربراہ تھے ان کو اپنی طاقت کا انتا شدت سے احساس ہوا کہ اپنے ملک میں میں جو چاہوں کروں اور اپنے تیل کی دولت کا بھی فخر تھا کہ اس دولت کو ہم استعمال کر سکتے ہیں۔ انہوں نے مغربی راہنماؤں کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا ہمارے اندرونی معاملات میں تم نے ہرگز دخل نہیں دینا، اپنے معاملات ہم خود طے کریں گے اور ہمارے پاس کافی وسائل موجود ہیں کہ ان معاملات کو طے کریں اور اس کا ردعمل کیا ہوا۔ تمام دنیا میں جن پر ان ملکوں کا اثر تھا ان کے تجارتی روابط نائجیریا سے کاٹے گئے۔

اب اچانک نائجیریا نے محسوس کیا کہ ایک رسی میں اس طرح حلقہ تنگ کیا جا رہا ہے [illegible] تیل کی فروخت پر پابندیاں لگادیں۔ ظاہری پابندیاں نہیں مگر ہدایات یہی دے دی گئیں کہ یہ ملک ذرا سر اٹھا رہا ہے اور اس کو وہم ہے کہ یہ آزاد ہے تو یہ وہم دور ہو جانا چاہئے۔ چنانچہ وہ پابندیاں بھی لگنی شروع ہوئیں اور نسبتاً زیادہ سخت ہوتی رہیں یہاں تک کہ نائجیریا نے محسوس کیا کہ اس کی چنگی ایسی ہے جو دل کو کاٹ لے۔ کچھ دیر تک تو انہوں نے برداشت کیا مگر بالآخر مغربی طاقتوں کے دباؤ ہی کے نتیجے میں ان کو حاجی ابیولا کو آزاد کرنا پڑا اور مغربی طاقتوں کا خیال تھا کہ حاجی ابیولا کے ذریعے دوبارہ نائجیریا پر اپنی حکومت قائم کرلیں گے۔

حاجی ابیولا کو ایسا دل کا دورہ پڑا جس کے متعلق آج تک ماہرین جو ہیں وہ دو گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ پہلے فوجی سربراہ کے عین ایک مہینہ بعد، بعینہٖ ایک مہینہ بعد ویسا ہی دل کا دورہ پڑا جیسے اس کو پڑا تھا اور اس کی چھان بین کس نے کی؟ مغربی طاقتوں کے نمائندوں نے، یونائیٹڈ نیشنز کے نمائندوں نے اور انہوں نے حالات کا جائزہ لے کر اعلان کر دیا کہ کوئی بھی اس میں خرابی نہیں تھی۔ اب پنجابی میں کہتے ہیں "دودھ دا راکھا بلا"۔ بلے کو اگر مقرر کیا جائے کہ دودھ کی حفاظت کرے تو وہ آپ ہی پی جائے گا۔ تقریباً اسی قسم کا واقعہ وہاں گزرا ہے تو اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ اتفاق تھا، حسن اتفاق تھا یا کچھ اور بات تھی مگر ان کی بیٹی سے ہمارا رابطہ ہوا اور ان کی بیٹی یہاں آکر مجھ سے ملتی بھی رہی ہیں۔ بہت سمجھدار، سلجھی ہوئی خاتون ہیں اور بعید نہیں کہ انہی کو آئندہ راہنما بن لیا جائے۔ انہوں نے مجھ سے تفصیل سے یہ باتیں کیں کہ ہمارے خلاف سازشوں کا ایک تانا بانا بنایا جا رہا ہے۔ اب جبکہ وہ نائجیریا پہنچیں تو میرے نمائندوں نے ان سے ملاقات کی اور انہوں نے ہمارے نمائندوں کو بتایا کہ ان کو اس فیصلے پر ادنیٰ بھی اطمینان نہیں ہے جو یہ دے چکے ہیں۔ لیکن وہ کہتی ہیں کہ میں کروں کیا، میرے اختیار میں اور کچھ بھی نہیں۔ ساری ٹیمیں یونائیٹڈ نیشنز کی نگرانی میں کام کر رہی ہیں وہ بتا رہی ہیں کہ کیا واقعہ ہوا۔ اور میری آواز کو کون سنے گا لیکن میں نے بتایا کہ میری آواز حاجی ابیولا کے مداح سن رہے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ کچھ ایسی خرابی ہوئی ہے جس پر ہم ہاتھ نہیں ڈال سکتے۔ چنانچہ ان کی بات بچی نکلی اور وہاں فسادات شروع ہوگئے۔ بڑے زور کے ساتھ گلیوں میں لوگ نکلے ہیں جنہوں نے اس چھان بین سے کلیۃً عدم اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ مگر یہ جو گلیوں کی Violence ہے یہ بھی نائجیریا کے مفاد کے خلاف ہے۔ اس لئے بعض مسائل کا حل جو ہے وہ بعض نئے مسائل پیدا کیا کرتا ہے۔ نائجیریا کے تعلق میں اگرچہ ہم

باقاعدہ رابطہ رکھے ہوئے ہیں۔ پوری کوشش یہی ہوگی اللہ کے فضل کے ساتھ کہ مسائل حل ہو جائیں اور نائیجریا ملک ایک ہو جائے مگر جو حالات نظر آرہے ہیں اس سے لگتا ہے کہ یہ ہماری خواہش ابھی تک قابل عمل نہیں ہوئی کیونکہ حاجی ابیولا کے مداح جب حاجی ابیولا کی ان بتائی ہوئی باتوں پر عمل کریں گے جس میں مسلمانوں کے عروج کی باتیں تھیں تو لازماً عیسائی علاقوں کے خلاف ان کی منافرت بیدار ہوگی اور عیسائی علاقوں کو بیرونی دنیا کی فوجی حمایت حاصل ہے اور عیسائی علاقوں کو بیرونی دنیا کی سیاسی حمایت حاصل ہے۔

پس حالات سدھرنے میں، اگر خدا کرے سدھر جائیں، ابھی بہت وقت درکار ہے اور بہت محنت درکار ہے۔ ہمارے نائیجریا کے امیر صاحب یہ سن رہے ہیں یعنی اگرچہ ان کے کان میں میں ٹوٹی نہیں دیکھ رہا لیکن وہ میرے سر ہلانے کے ساتھ سر ہلا رہے ہیں میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ اس خطبے کا ترجمہ بڑی توجہ سے سنیں۔ انگریزی زبان میں اس کے بعد دوبارہ صحیح ترجمہ ہونا چاہئے۔ ایک تو Running Translation ہے جیسے کمنٹری ہوتی ہے لیکن یہ خطبہ ایسا ہے کہ جس کو تسلی سے ترجمہ کر کے متعلقہ لوگوں تک پہنچائیں۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ وہ خطبہ کو غور سے سنیں گے اور اس کے نتیجے میں اپنے سیاسی اور جماعتی روابط کو از سر نو زندہ کریں گے۔

جماعتی روابط میں ایک بات ان کو بھی اور دوسرے ملکوں کو بھی جہاں فسادات وغیرہ ہوتے رہتے ہیں بتانی بڑی ضروری ہے اور یہ ان کی سرخ کتاب میں درج ہونی چاہئے کہ جتنے مرضی فسادات ہوں ان کی موجودگی میں ہم نے لازماً آگے بڑھنا ہے اور نئے علاقے فتح کرنے ہیں۔ تبلیغ کا کام فسادات کی وجہ سے رُکے گا نہیں۔ فسادات کی روک تھام کے لئے ہم کوشش کریں گے اس سے ہمیں سہولت تو ہوگی لیکن لازم تو نہیں ہے کہ ہم کامیاب ہوں، یعنی روک تھام میں کامیاب ہو جائیں۔ مگر اس کے نتیجے میں یعنی فسادات اگر ہوں تو تبلیغ کا کام کسی قیمت پہ بھی نہیں رکنا چاہئے۔ اور اس کے لئے فسادات کے احتمال کو پیش نظر رکھ کے نائیجریا کی جماعت کو تبلیغ کا تفصیلی منصوبہ بنانا چاہئے۔

اب جبکہ ہم ہزاروں سے لاکھوں اور لاکھوں سے کروڑوں میں داخل ہو رہے ہیں تو یاد رکھیں کہ پچاس لاکھ پہ ہمارا قدم رکنا نہیں ہے۔ میں امید رکھتا ہوں اور پوری طرح ابھی سے میں اس بارہ میں منصوبے بنا کر جماعت کے سربراہوں سے جو مختلف ملکوں سے آئے ہیں گفتگو کر چکا ہوں۔ ہر گز بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اگلی دفعہ ایک کروڑ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جب ہم ایک کروڑ ہو جائیں گے، جیسا کہ مجھے بھاری امید ہے ہم کوشش ضرور کریں گے انشاء اللہ، تو اس صورت میں اگلے سال کے دو کروڑ نہ بھولیں۔ اس طرح اگر یہ سلسلہ بڑھے تو چند سالوں میں تمام دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے قدموں کے نیچے ہوگی۔ اور یہ منصوبہ وہ ہے کہ محض خوش فہمی پر مبنی نہیں ہے۔ یہ قرآنی تعلیمات پر مبنی ہے اور ان تعلیمات پر عملدرآمد کے نتیجے میں جب ہم حکمت سے منصوبہ بناتے ہیں اور صبر سے اس کی پیروی کرتے ہیں اور دعا سے اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے ہیں تو یہ منصوبہ پھر اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں میں آجاتا ہے اور اب تک کا میرا یہی تجربہ ہے اس نے کبھی بھی ہمیں مایوس نہیں کیا۔

تو اگرچہ آئندہ آنے والی امیدیں دنیا کی نظر میں شیخ چلّی کی خوابیں ہوں گی مگر میری نظر میں تو نہیں۔ میں آپ کو یقین دلا رہا ہوں کہ شیخ چلّی کی خوابیں اس کے معدے کی خرابی سے ہوا کرتی تھیں۔ میری جو خوابیں ہیں وہ قرآن پر مبنی ہیں، اللہ کے ارشادات پر مبنی ہیں۔ ان دونوں خوابوں کے درمیان شَتَّانَ بَيْنَهُمَا، مشرق و مغرب بلکہ اس سے بھی زیادہ بُعد ہے۔ پس پہلے تو ایمان اور یقین دلوں میں پیدا کریں۔ اگر آپ کو یقین ہی نہیں ہوگا کہ یہ باتیں ممکن ہیں تو یقین سے جو توکل پیدا ہوتا ہے وہ بھی نہیں ہوگا۔ کامل یقین اور اس کے نتیجے میں توکل۔ توکل کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ذمہ داری خود قبول فرمالیتا ہے۔ کہ میرے عاجز، بے کس بندوں نے مجھ پر توکل کیا ہے تو میں ان کی توقعات پوری نہیں کروں گا!!؟

پس یہ ہے منصوبہ جو آئندہ سال کے لئے میں نے ذہن نشین کر کے جو ہمارے متعلقہ عہدیداران تھے ان پر مجالس کے دوران کھول دیا ہے لیکن یہ باتیں ہو سکتا ہے وہ بھول جائیں۔ اس لئے یہ خطبہ میں دے رہا ہوں تاکہ ساری جماعت کو پتہ چل جائے کہ میں نے کیا باتیں کی تھیں اور وہ ان لوگوں کو بھولنے نہ دیں۔

پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں، جیسا کہ مجھے امید ہے، انشاء اللہ تعالیٰ اس کی پیروی کروں گا لیکن جماعت کے اوپر ذمہ داری لگاتا ہوں کہ انہوں نے ان باتوں کو اپنے افسروں کو بھولنے نہیں دینا اور انہی باتوں کا تعلق پاکستان اور بنگلہ دیش سے بھی ہے۔

پاکستان میں حالات سنگین ہو رہے ہیں اور یہ خطرہ درپیش ہے کہ تیزی سے اور زیادہ سنگین ہو جائیں۔ لیکن ایک بات میں آپ کو یاد دلا دیتا ہوں کہ حالات سنگین ہو بھی جائیں تو نتیجۃً انشاء اللہ وہ جماعت کے حق میں ہونگے۔ جو بھی نتیجہ اللہ کے علم میں ہے وہ نکلے گا مگر اس بارے میں مجھے ادنیٰ بھی شک نہیں کہ تبدیل ہوتے ہوئے حالات کا آخری نتیجہ جماعت احمدیہ کے حق میں ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا آخری نتیجہ مُلّاں کے خلاف ہوگا اور میں بھاری امید رکھتا ہوں کہ مُلّاں اپنی فتح کے تصور کے ساتھ اگلی صدی کا منہ نہیں دیکھے گا۔

پس آپ سے اس دعا کی بھی درخواست ہے کہ پاکستان میں جو حالات تبدیل ہو رہے ہیں جس طرح میں نے نائیجریا کی بحث کی، سیرالیون کی بحث کی اب آخر پر میرا فرض ہے کہ پاکستان کے متعلق بھی چند امور آپ کے سامنے رکھ دوں۔ بنگلہ دیش میں بھی اسی قسم کے حالات رونما ہو رہے ہیں مگر بہت کم۔ پاکستان میں بہت زیادہ سنگین اور خطرناک ہیں اور نظر آرہا ہے، اللہ تعالیٰ کی انگلی اشارے کر رہی ہے کہ خدا تعالیٰ زبردستی قوم کا رخ درستی کی طرف پھیر دے گا۔ اگر یہ توقع پوری ہوگئی اور قوم نے جنگ سے پہلے پہلے اپنی اصلاح کر لی اور ان باتوں کی اصلاح کر لی جن کے نتیجے میں ملائیت کا فتنہ عروج پا رہا ہے، ان چیزوں کا قلع قمع کر دیا جن کے نتیجے میں مظلوموں پر ظلم کئے جا رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ہماری دعاؤں کو سنتے ہوئے اللہ تعالیٰ اس ملک کو ہر بحران سے نکال دے گا۔ ناممکن ہے پھر کہ ہندوستان یا کوئی دنیا کی طاقت اس ملک کو غرقاب کر سکے۔ پھر اس ملک نے بچنا ہی بچنا ہے اور خدا تعالیٰ کے دین کو بڑی تیزی سے دنیا میں پھیلانے کے لئے بچنا ہے۔

تو آپ سے میری درخواست ہے کہ آپ اس دعا کو پیش نظر رکھیں اور جو پاکستان جانے والے لوگ ہیں ان میں سے بہت سے جا چکے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جو آج کے خطبے کی خاطر ٹھہرے ہوئے تھے اور اسی وجہ سے آج دوپہر کو ہم نے جمعہ کے ساتھ عصر کو جمع کرنا ہے۔ اگرچہ یہ دستور رہا ہے کہ جتنی جلدی بھی ہو ظہر و عصر کی نمازوں کو جمع کرنا بند کر دیا جائے عام نمازیں جمع نہیں ہو رہیں لیکن جمعہ کی وجہ سے مجھے امیر صاحب نے بتایا کہ بہت زیادہ دوست ٹھہرے ہوئے ہیں اس توقع پر کہ خطبہ سنیں گے تو پھر جائیں گے۔ اس لئے آج انشاء اللہ نمازیں جمع ہی ہونگی۔ لیکن ایک دو دن مغرب اور عشاء کی نمازیں بھی جمع ہونگی کیونکہ رات کے وقت، وقت تھوڑا ہوتا ہے اور اس وقت سفر کرنے والوں کے لئے دقت ہو جاتی ہے۔ پس اس اعلان کے ساتھ اب میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ہمارے پاکستان جانے والے دوست اور پاکستان میں یہ خطبہ سننے والے دوست اس خطبے کی روشنی میں عوام الناس کے علاوہ اپنے راہنماؤں کی تربیت کی بھی کوشش کریں گے۔ ان کو بتائیں گے کہ اگر تم بلاؤں سے بچنا چاہتے ہو تو ایک ہی راہ ہے، سیدھے رستے پر آجاؤ اور وہ جو سیدھی راہ ہے وہ تمہارے دل میں نقش ہے۔ کوئی انسان ایسا نہیں جو اپنی فطرت کی آواز سے راہنمائی حاصل نہ کرے۔ جب بھی غلط راہنمائی ہوتی ہے تو غلط تقاضوں اور خود غرضی کے نتیجے میں غلط راہنمائی ہوتی ہے۔

ہر شخص اپنے نفس میں آزادانہ ڈوب کر دیکھے، جو جواب فطرت کا ملے گا ہمیشہ صحیح ہوگا۔ پس ہمارے سربراہوں کی، یعنی پاکستان کے سربراہوں کی اور عوام الناس کی فطرت کو جھنجھوڑیں۔ ان کو توجہ دلائیں کہ ہم پر کوئی احسان نہیں کر رہے تم، نہ کر سکتے ہو۔ یہ ہمارا احسان ہے جو تمہاری فطرت کو جھنجھوڑ رہے ہیں اگر یہ جاگ گئی تو قوم جاگی رہے گی۔ اگر یہ سو گئی تو قوم ہمیشہ کی نیند سو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے ہمیں بچائے۔ اس خطاب کے ساتھ جس میں ان آیات کے ذکر کا موقع ہی نہیں ملا انشاء اللہ اگلے خطبہ میں یہ مضمون شروع کروں گا۔ یعنی وہ آیات جن کی میں نے تلاوت کی تھی اس مضمون کو آئندہ خطبے میں آگے بڑھاؤں گا۔ اور اب میں اجازت چاہتا ہوں۔

بدر خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔
یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

من ہائیم کے معروف ثقافتی میلہ میں
جماعت احمدیہ کا بکٹ سٹال

من ہائیم جرمنی کا ایک معروف شہر ہے جس میں دیگر قابل ذکر مقامات کے علاوہ ایک علاقہ ایسا بھی ہے جو کہ مئی مارکیٹ (Mai Markt) کے نام سے موسوم ہے جیساکہ اس کے نام سے ظاہر ہے یہاں ہر سال ماہ مئی میں ایک ایسے میلے کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں مختلف ممالک کے لوگ اپنی مصنوعات متعارف کروانے کیلئے سٹال لگاتے ہیں چنانچہ امسال یہ میلہ ۲۵ اپریل تا ۵ مئی لگایا گیا۔

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ نے بھی کتابوں کا ایک سٹال لگایا جس کے ذریعہ ہزاروں، لاکھوں افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم ودیگر مفید کتب بھی پیش کی گئیں۔ ہزاروں افراد نے اس سٹال کا مشاہدہ کیا اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے تعارف حاصل کیا۔ گیارہ روز تک جاری رہنے والے اس سٹال پر مختلف اوقات میں تشریف لانے والے زائرین میں اللہ کے فضل سے ایک بھاری تعداد جرمن افراد کی تھی جنہوں نے اسلام و احمدیت کی حقیقی اور حسین تعلیم پر مشتمل کتب میں بھرپور دلچسپی لی۔ اس طرح قریباً ۳ درجن سے زائد قرآن کریم اور ایک ہزار سے زائد لٹریچر سے استفادہ کیا گیا۔ جرمن، ترک، عرب، البانین اور دیگر قومیتوں سے تعلق رکھنے والے ان مہمانوں کی خدمت میں ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' (جرمن ترجمہ کے ساتھ) بھی پیش کی گئی۔

مئی مارکیٹ کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ گذشتہ ۳ سال سے یہاں جماعت احمدیہ جرمنی کا سالانہ جلسہ منعقد کیا جاتا ہے۔ جس میں ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس تشریف لاتے ہیں

(رپورٹ: شکیل احمد بٹ، سیکرٹری تبلیغ، ریجن Baden)

ریجن Westfalen کے واقفین نو کا پہلا کامیاب اجتماع

واقفین نو کا پہلا اجتماع Bielefeld میں منعقد کیا گیا افتتاحی اجلاس میں قائمقام ریجنل امیر صاحب نے وقف نو کی اہمیت و برکات سے متعلق بعض ضروری امور بیان کئے افتتاحی اجلاس کے بعد مختلف مقابلہ جات منعقد کئے گئے جن میں اوّل، دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات دیئے گئے اسی طرح بعض بچوں اور بچیوں کو حوصلہ افزائی انعامات دیئے گئے۔

اس اجتماع سے متعلق چند دلچسپ اور قابل ذکر امور درج ذیل ہیں جماعت احمدیہ Osnabruck سے ایک بچی نے تمام مقابلہ جات میں حصہ لیا مگر کوئی پوزیشن حاصل نہ کرسکی اس کی استقامت کی بناء پر اسے حوصلہ افزائی کا انعام دیا گیا جبکہ اسی جماعت کی دو ایسی بچیاں بھی خصوصی انعامات کی مستحق قرار دی گئیں جن کی والدہ بولنے اور سننے سے معذور ہیں مگر انہوں نے بچیوں کو اس اجتماع میں بڑی خوشی سے شامل کیا۔ اسی طرح جماعت احمدیہ Herford کے ایک ایسے بچے کو خصوصی انعام دیا گیا جو قوت گویائی سے محروم تھا مگر اس نے مقابلہ جات میں حصہ لینے کی بھرپور کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ ان ننھے مجاہدین کی خود حفاظت فرمائے اور اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق خدمت دین کے میدان میں قدم آگے بڑھاتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے دو معیار بنا کر الگ الگ مقابلہ جات کروائے گئے تھے۔

تقسیم انعامات کی تقریب اختتامی اجلاس میں ہوئی جو کہ قائمقام ریجنل امیر صاحب کی صدارت میں ہی منعقد ہوا جس میں انہوں نے قرآنی تعلیمات کی روشنی میں لقاء باری تعالیٰ کے حصول کی خاطر اعمال صالحہ بجا لانے کی تلقین کی۔ اس اجتماع میں مختلف جماعتوں سے ۴۸ واقفین، واقفات نو کے علاوہ بھی پندرہ بچے شامل ہوئے جن سے رونق میں اضافہ ہوا۔ اسی طرح والدین کی تعداد پچاس تھی۔

شعبہ صحت و جسمانی کے تحت ۱۲ جولائی ۱۹۹۸ء کو ریجن Hessen-Taunus میں ایک سپورٹس ریلی کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ۴ ریجنز نے شرکت کی۔ اس ریلی کا افتتاح ایڈیشنل مہتمم اطفال مکرم محترم انس احمد بٹ صاحب نے کیا۔ اس سپورٹس ریلی میں ۸۰ اطفال نے شرکت کی۔ اس ریلی میں فٹ بال معیار صغیر و کبیر کے مقابلہ جات کراوئے گئے۔

مؤرخہ ۱۲ جولائی ۱۹۹۸ء کو ریجن ہمبرگ میں ایک الگ سپورٹس ریلی کا انعقاد کیا گیا جس میں چار ریجنز نے شرکت کی۔ اس ریلی کا افتتاح مہتمم اطفال الاحمدیہ جرمنی مکرم طارق مجید صاحب نے کیا۔ اس ریلی میں تقریباً ڈیڑھ سو اطفال نے شرکت کی معیار صغیر وکبیر کے فٹ بال کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ معیار صغیر و کبیر کے فٹ بال کے مقابلہ جات میں ریجن Hamburg اوّل آیا۔

مؤرخہ ۱۹ جولائی ۱۹۹۸ء کو شعبہ صحت جسمانی کے تحت ریجن Hessen-Thuringen میں ایک سپورٹ ریلی کا انعقاد ہوا۔ جس میں ۴ ریجنز نے شرکت کی اس ریلی کا افتتاح بھی مکرم مہتمم صاحب اطفال نے کیا۔ اس ریلی میں تقریباً ۷۰ اطفال نے شرکت کی۔ اطفال معیار صغیر میں اوّل پوزیشن Hessen-Mitte نے حاصل کی۔ جبکہ معیار کبیر میں ریجن Main-Franken اوّل قرار پایا۔ (رپورٹ: نعیم احمد شعبہ اطفال الاحمدیہ جرمنی)

برازیل کے گول کیپر کو ''سینٹ'' (ولی اللہ) کا درجہ دے دیا گیا

حال ہی میں فرانس میں جو فٹ بال کے ورلڈ کپ کے مقابلے ہوئے اس میں برازیل کی ٹیم کے گول کیپر کلاڈیو (Claudio Taffarel) نے سیمی فائنل میچ میں ہالنڈ کی طرف سے ہونے والے دو گول روکے اور اس طرح برازیل کی ٹیم فائنل میں پہنچ گئی جہاں اس کا مقابلہ فرانس کی ٹیم سے ہوا۔

برازیل کے چرچ نے دو گول روکنے کو اس قدر اہمیت دی کہ انہوں نے کلاڈیو کو سیدھا Canonise کر دیا یعنی اسے عیسائی اولیاء اللہ (Saints) کی مسلمہ فہرست میں شامل کر دیا جس کا مطلب یہ تھا کہ کلاڈیو بہت ہی بزرگ اور بابرکت وجود ہے کہ جس کے ہاتھوں نے اتنا بڑا معجزہ کر دکھایا۔

پاکٹ بائبل ڈکشنری میں Canon of Scripture کے ماتحت لکھا ہے: لفظ Canon سے مراد Straight Rod or Rule ہے جیسے ترکھان کا فُٹ رول۔ لہٰذا ہر وہ چیز جو اس قابل سمجھی جائے کہ وہ دوسروں کی قدر و قیمت کو متعین کرے یا ان کو کسی باقاعدہ نظام کے تحت لائے اسے Canon کہتے ہیں۔ آسمانی کتب میں چونکہ عقائد واعمال کے قوانین مذکور ہوتے ہیں اسلئے جو کتاب بائبل کا حصہ بننے کے لائق سمجھی جائے اسے Canonical کہتے ہیں گویا وہ خدا کی طرف سے نازل شدہ ہے......

ڈکشنری کے مطابق Canonize کا مطلب ہے کہ سینٹ یا عیسائی اولیاء کی مُسلمہ فہرست میں شامل کرنا۔ اب گویا کلاڈیو بھی سینٹ میری کی طرح سینٹ کلاڈیو کہلائے گا۔

لیکن بدقسمتی یہ ہوئی کہ فائنل میچ میں کلاڈیو فرانس کی ٹیم کیطرف سے ہونے والے گولوں کو نہ روک سکا (شاید خدا کو اس کا سینٹ بننا پسند نہیں آیا) لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ چرچ نے اس کے سینٹ ہونے کا فیصلہ برقرار رکھا ہے یا واپس لے لیا ہے۔

اب گویا بزرگی، تقویٰ اور خداشناسی کا فیصلہ کھیل کے میدان میں ہوا کرے گا۔ جتنے زیادہ کوئی گول کرے گا یا مخالف ٹیم کے گول روکے گا وہ اتنا ہی پہنچا ہوا سمجھا جائے گا۔ یہ تو مذہب کو کھیل بنانے والی بات ہے۔

(چوہدری خالد سیف اللہ خان آسٹریلیا)

چوہوں کی کلوننگ ایک اہم پیش رفت

پریس ایسوسی ایشن کی خبر ہے کہ 'ڈالی' بھیڑ کی کلوننگ کی تحقیق کو آگے بڑھاتے ہوئے اب سائنس دان ۲۲ چوہوں کی کامیاب کلوننگ کر چکے ہیں۔

بھیڑ کی کلوننگ کے مقابلہ میں ایک چوہے کی کلوننگ بظاہر ایک غیر اہم واقعہ ہے لیکن دراصل یہ کئی وجوہات کی بنا پر بہت اہم ہے۔ کلوننگ کی سائنس کو ترقی دینے کیلئے دودھ دینے والے جانوروں پر تجربات بہت مہنگے پڑتے ہیں جو اقتصادی لحاظ سے ناممکن نظر آتے ہیں۔ جبکہ چوہوں کا عرصہ حمل بہت چھوٹا ہوتا ہے اور ان کی جینیاتی سائنس اچھی طرح معلوم ہے۔ ان کے جنین (Embryo) میں تبدیلی کرنا آسان ہے۔ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ چوہوں کی کامیاب کلوننگ کے بعد اس سائنس میں جلد جلد پیش رفت ہو گی۔

(سڈنی ہیرلڈ ۹۸-۷-۲۳)

یہ ایک خوفناک سائنس ہے۔ پتہ نہیں اس کے کیا کیا اچھے یا بُرے نتائج نکلیں گے۔

(چوہدری خالد سیف اللہ خان آسٹریلیا)

ہاری پاری گام میں تربیتی اجلاس

مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۹۸ء کو تعلیم الاسلام احمدیہ اسکول ہاری پاریگام ترال میں ایک جلسہ زیر صدارت مکرم محمد یوسف شیخ صاحب صدر جماعت احمدیہ ہاری پاریگام منعقد ہوا۔ جلسہ گاہ کو بہت ہی اچھے طریقے سے سجایا گیا تھا۔ جلسے کی کارروائی ٹھیک دس بجے صبح شروع ہوئی۔ جس میں سکول کے بچوں کے علاوہ بہت سے لوگوں نے حصہ لیا۔ سب سے پہلے تلاوت کی گئی اور اس کے بعد ایک ایک کر کے بچوں نے اپنی صلاحیت کے مطابق تقریب میں حصہ لیا۔ سکول کی طرف سے مکرم خورشید احمد صاحب راتھر اور بلال احمد صاحب گنائی نے بہت دِلچسپی دکھائی۔ آخر پر صاحب صدر نے ایک مدلل تقریر فرمائی اور ہر ایک گوشہ کو روشن کیا۔ جلسہ کی کارروائی ڈیڑھ بجے دِن اختتام پذیر ہوئی اور بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام احمدیہ مڈل اسکول ہاری پاریگام)

درخواستِ دُعا

☆-خاکسار کا پوتا عزیزم ناصر الدین احمد جو ابھی چھ سال کا ہے۔ اُس کو ہرنیا کی شکایت ہے۔ ڈاکٹر نے مشورہ دیا ہے کہ سوائے آپریشن کے اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیزم ناصر الدین کو صحت عافیت سے رکھے نیک صالح خادم دین بنائے۔

(اعانت بدر ۵۰ روپے) زہرہ بیگم، دھنواساہی سونگڑہ کٹک)

☆-مکرم کے نعیم احمد صاحب ایڈوکیٹ نمائندہ اخبار بدر کی بڑی لڑکی امسال ڈسٹرکٹ سائنس مقابلہ میں سارے ضلع میں اوّل پوزیشن میں آئی ہے۔ موصوف اپنی بچی کے روشن مستقبل و مزید نمایاں کامیابی کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب دُعا کریں کہ مولیٰ کریم موصوف کو دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے اور بچوں کا روشن مستقبل ہو۔ (ادارہ)

امریکہ میں قدرتی آفات میں بھاری اضافہ۔ بلیر و کلنٹن

اس برس کی گرمیوں میں امریکہ میں ریکارڈ گرمی محسوس کی گئی۔ ملک کے ہر حصے میں موسم کے اس شدید تیور کی وجہ سے کافی نقصان ہوا۔ ٹیکساس کے لوگ 29 دن تک 100 ڈگری سے زیادہ درجہ حرارت میں تپتے رہے اور وہاں اس لامثال گرمی سے 100 سے زیادہ لوگوں کی موت ہو گئی۔ فلوریڈا میں گرمیوں میں لگی جنگل کی آگ سے پانچ لاکھ ایکڑ میں جنگلات تباہ ہو گئے۔ منی سوٹا مشی گن۔ نیویارک اور پینسل وینیا میں طوفان سے بھاری تباہی ہوئی ہے۔

پچھلے دنوں مجھے ملوا کی جانے کا موقع ملا۔ وہاں دوسرے برس بھی بھاری سیلاب کی وجہ سے کروڑوں ڈالر کا نقصان ہوا ہے وہاں جاکر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ گھروں اور کاروباری حلقوں کو کتنا بھاری نقصان پہنچا ہے۔ میں نے سیلاب سے متاثر لوگوں سے بھی بات چیت کی۔

اگر آپ سوچتے ہیں کہ آج قدرت کے عتابوں سے زیادہ لوگوں کا جانی نقصان ہوتا ہے تو آپ کا سوچنا صحیح ہے۔ 1988 سے 1992 کے درمیان اوسطاً برس میں 44 قدرتی عتاب یا حادثات ہوتے تھے۔ تب سے اس طرح کے قدرتی عتابوں کی تعداد بڑھ کر 60 تک ہو گئی ہے اس کی وجہ زمین کا گرم ہو جانا ایلنینیو، اور لانینا، جیسے قدرتی اثرات بھی ہیں۔

1992 کے بعد جب بھاری طوفان سے جنوبی فلوریڈا میں بھاری تباہی ہوئی تھی تب سے امریکہ میں لامثال تباہی ہوئی ہے۔ 1993 میں مڈویسٹ میں بھاری سیلاب آیا۔ 1994 میں نارتھ رگ میں زلزلے سے تباہی ہوئی۔ 96-1995 میں موری لن اور فران میں طوفان آئے۔ اور 1997 میں ریڈ ریور میں تباہی خیز سیلاب آیا۔

جب 24 اگست 1992 کو جنوبی فلوریڈا میں تباہی خیز طوفان آیا تو اس سے 50 میل کے رقبے میں رہنے والے تقریباً دو لاکھ لوگ بے گھر ہو گئے اور 13 لاکھ لوگوں کو کافی عرصے تک بغیر بجلی کے رہنا پڑا۔ اُس وقت فیڈرل ایمر جنسی ایجنسی (فیما) جو اس طرح کے قدرتی عتابوں کے وقت فوری طور پر مدد کا کام کرتی ہے اس وقت کسی دوسرے ایمر جنسی، امداد کے پروگرام میں لگی ہوئی تھی۔ اس کے بیشتر ممبران اُس وقت ایٹمی جنگ سے بچاؤ کے انتظامات کی ٹریننگ لے رہے تھے۔ تباہی خیز طوفان والے علاقے میں بچاؤ کا کام کرنے کیلئے تین دن بعد راحت گروپ وہاں پہنچ پائے تھے۔ نوکر شاہی کی وجہ سے طوفان زدگان کو وقت پر ضروری امداد حاصل نہیں ہو سکی۔ حالت یہ تھی کہ سول ڈیفنس ورکروں سے کام لینے کیلئے کوئی تجربے کار قیادت تک نہیں تھی جس کے بطور نتیجہ کافی مشکلات بھی آئیں۔ صدر بل کلنٹن جیمز لی وٹ کو ایمر جنسی انتظامیہ ایجنسی کا ڈائریکٹر بنائے جانے سے پہلے اس تنظیم میں کوئی بھی تجربے کار ڈائریکٹر نہیں تھا۔ جیمز لی واشنگٹن آنے سے پہلے ارکناس میں ایمر جنسی سروس کے آفس کے انچارج تھے۔ اس طرح اب جیمز لی قومی ایمر جنسی کو پوری طرح سرگرم کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ جیمز وٹ نے سب سے پہلا کام تو اس تنظیم کو نوکر شاہی اور لال فیتہ شاہی سے آزاد کرانے کا کیا ان کی کوشش تھی کہ سب سے پہلے قدرسی عتابوں سے متاثر لوگوں کو مطلوبہ امداد مہیا کی جانی چاہئے۔ باقی ایڈمنسٹریٹو رسومات تو بعد میں پوری کی جا سکتی ہیں۔ پہلے تو اس طرح کے حادثات میں ایمر جنسی امداد حاصل کرنے کیلئے فارم کو بھر کر واشنگٹن بھیجنا پڑتا تھا۔ لیکن اب ایک ٹیلی فون کال آنے پر بچاؤ اور راحت گروپ خود ہی کام سنبھالتے ہیں۔ اب اس فیڈرل ایجنسی کا کام اتنا باقاعدہ ڈھنگ سے چلنے لگا ہے کہ اس میں فوری اور تیز روی سے کام کرنے کا وقار حاصل کر لیا ہے۔

اوکلاہاما سول ایمر جنسی مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر ٹام فائربورن کو 19 اپریل 1995 کی یاد ہے۔ جب 9 بجے صبح ایک ٹرک بم نے موراہ فیڈرل بلڈنگ کو تباہ کر دیا تھا۔ ٹام فائربورن نے ساڑھے 9 بجے فیما سے امداد طلب کی اور دن میں 2 بجکر 5 منٹ پر اس تنظیم کا پہلا راحت گروپ وہاں پہنچ گیا۔ تنظیم کے سربراہ وٹ بھی رات 8 بجے جائے واردات پر راحت کاموں کو چلانے کیلئے پہنچ گئے۔

جیمز لیوٹ صرف قدرتی عتابوں یا حادثات کے وقت اپنی تنظیم کی طرف سے جی جانے والی فوری مدد کے کاموں سے ہی مطمئن نہیں ہوئے۔ بلکہ انہوں نے اپنی تنظیم کو قدرتی عتابوں کے امکان سے پہلے ہی عوام کو بے دار کرنے اور انہیں محفوظ مقامات پر پہنچانے و ہر ممکن جانی نقصان روکنے کی سمت میں بھی قدم اٹھائے ہیں۔

ان کے پراجیکٹ امپیکٹ پلان میں مقامی کمیونٹی تجارتی سیکٹر اور سرکاری سیکٹر کے لیڈروں مختلف تنظیموں اور لوگوں سے تعاون لیا جاتا ہے۔ قومی ایمر جنسی تنظیم نچلی سطح پر بچاؤ ایجنسیوں اور تنظیموں کو ابتدائی مالی امداد مہیا کرتی ہے۔ گذشتہ برس پراجیکٹ امپیکٹ کے تحت امیری کوٹ والنٹیئروں نے تمام ملک میں مختلف کمیونٹیوں میں جا کر لوگوں کو قدرتی آفتوں سے بچاؤ کی ٹریننگ دی اور اس سلسلے میں ضروری ذرائع مہیا کئے۔ اس طرح قدرتی آفتوں سے بچاؤ کی تیاریوں پر ہم جو کچھ ارب ڈالر خرچ کرتے ہیں ان سے ہم قدرتی عتابوں اور دوسرے حادثات سے اربوں روپے کی جائیداد اور بیش قیمت جانوں کے نقصان کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

ہمیں جہاں اس برس گرمیوں میں قدرتی عتاب سے بہت سے لوگوں کے جانی نقصان کا دُکھ ہے وہیں ہمیں فیما کے اُن عورتوں مردوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے جنہیں غیبی آفتوں سے متاثر لوگوں کو بچانے اور انہیں راحت مہیا کرنے میں اپنے دن رات لگا دیئے۔ (ایشیا فیچرز)

افغانستان میں زلزلہ
114 افراد ہلاک

۳۰/ اگست کو افغانستان کے شمالی نکھر صوبہ میں کل دیر سے آئے زلزلہ نے 36 دیہات تباہ کر دیئے اور 114 افراد ہلاک ہو گئے۔ اسلام آباد۔ راولپنڈی اور پشاور میں بھی زلزلہ کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔

کشتی غرقاب 35 آدمی ڈوبے

گوہاٹی 4 ستمبر (یو این آئی) گذشتہ روز ضلع دھیماجی میں ایک کشتی سیلاب کی نذر ہو گئی۔ جس کے نتیجے میں 35 اشخاص کے ڈوب جانے کا اندیشہ ہے۔

نیپال میں سیلاب تودوں سے 91 موتیں

گذشتہ دنوں مرکزی نیپال کے سنکی ضلع میں لگاتار بارشوں اچانک سیلابوں اور تودوں کے گرنے سے کم از کم 91 افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

دہلی میں سرسوں کے ملاوٹی تیل سے اموات

نئی دہلی 3 ستمبر (پی ٹی آئی) دہلی میں ڈراپسی سے مزید 3 موتیں ہونے سے دہلی میں ملاوٹی سرسوں کے تیل سے پھیلی اس بیماری سے مرنے والوں کی تعداد 44 ہو گئی ہے 118 مزید مریض ہسپتالوں میں داخل کئے گئے ہیں جبکہ ملاوٹی سرسوں کا تیل فروخت کرنے کے الزام میں مزید 5 پرچون فروشوں کے خلاف کیس درج کئے گئے ہیں ابھی تک 1370 مریض ہسپتالوں میں ڈسچارج کئے گئے ہیں۔

آفات سے بچنے کا طریق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ سے ڈرنا اور متقی بننا بڑی چیز ہے خدا اس کے ذریعہ سے ہزار آفات سے بچا لیتا ہے۔ بجز اس کے کہ خدا تعالیٰ کی حفاظت اس کے شامل حال ہو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ مجھے بلا نہیں پکڑے گی۔ اور کسی کو بھی مطمئن نہیں ہونا چاہئے۔ آفات تو ناگہانی طور سے آجاتے ہیں کسی کو کیا معلوم کہ رات کو کیا ہو گا۔ لکھا ہے کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ پہلے بہت روئے اور پھر لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا یا عباد اللہ خدا سے ڈرو آفات اور بلیّات، چیونٹیوں کی طرح انسان کے ساتھ لگے ہوئے ہیں ان سے بچنے کی کوئی راہ نہیں۔ بجز اس کے کہ سچے دل سے توبہ استغفار میں مصروف ہو جاؤ۔ (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۳۳)

سوئٹزرلینڈ کا ہوائی جہاز سمندر میں گر گیا 229 اشخاص ہلاک

ہیلی فیکس (نوواسکوٹیا) 3 ستمبر (اے پی) سوئس ائرویز کا جیٹ مسافر جہاز جس میں 229 لوگ سوار تھے اس وقت نوواسکوٹیا کے ساحل پر سمندر میں گر پڑا جب ہواباز نے کاک پٹ میں آگ لگنے کے بعد ہیلی فیکس میں اُترنے کی کوشش کی۔ ہیلی فیکس کے بچاؤ کے تال میل کے سینٹر کے افسر لیفٹننٹ کموڈور گلین چیمبر لین نے کہا کہ کوئی مسافر نہیں بچا۔ عینی شاہدوں نے بتایا کہ گرے ہوئے ہوائی جہاز کا ملبہ سمندری علاقہ میں پھیلا ہوا ہے اور پانی کی سطح پر تیل کی تہہ نظر آتی ہے مچھلیاں پکڑنے والی کشتیوں نے سمندر میں چھان بین کی تاکہ کوئی زندہ بچنے والے مسافر کا پتہ چل سکے مگر انہیں لاشوں اور انسانی اعضاء کے سوائے کچھ نہ ملا۔ مسافر زیادہ تر سوئٹزرلینڈ کے ہی تھے اور ان کی ایک گھنٹہ بعد ہوائی جہاز کے کاٹ پٹ پر آگ لگنے پر ایمر جنسی کا اعلان کر دیا گیا جہاز نے گرنے سے پہلے سینٹ مارگریٹ کے ساحل پر کچھ تیل گرا لیا۔

اترانچل میں تودے گرنے سے 333 موتیں

وزیر امور ترقیات اترانچل جناب نارائن رام داس نے گذشتہ روز جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ تودے گرنے سے متاثرہ دیہات میں ریلیف اور پھر بساؤ کے کام میں تیزی لائی جا رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ لاپتہ لوگوں کی تلاش میں فوج۔ آئی۔ ٹی۔ بی۔ پی سمیت رفاہ عامہ کی تنظیموں کے لوگ پوری مستعدی سے تلاش کے کام میں جٹے ہوئے ہیں جن جگہوں پر ریلیف کا سامان سڑک کے راستہ نہیں پہنچایا جا سکتا ہے۔ ان مقامات پر ہیلی کاپٹروں کے ذریعہ سے ائرٹراپنگ کے ذریعہ ریلیف کا سامان پہنچانے کے احکام جاری کر دیئے گئے ہیں تودے گرنے سے خطرہ والے حالات پیدا ہونے والے دیہات کے لوگوں کو محفوظ مقامات پر پہنچانے کے احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ضلع باگیشور کے مختلف مقامات میں سیلاب کی صورت حال سے نپٹنے کیلئے ضلع منتظمین کو احکام جاری کر دیئے گئے ہیں کہ بچاؤ اور راحت کے کاموں میں کوئی کمی نہ آنے دی جائے گی۔ پردیش کے پہاڑی علاقوں میں گذشتہ ماہ ہوئی بھاری بارش سے متعدد تودے گرنے سے 333 اشخاص کی موت ہو جانے کا خدشہ ہے جن میں مانسرودور زائرین بھی شامل ہیں۔ تودے گرنے سے سب سے زیادہ رود رپریاگ۔ پتھوار گڑھ کے اضلاع متاثر ہوئے۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N 61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt Gurdaspur Punjab (INDIA)

(091) 01872-20757
20091
FAX (091) 01872-20105

Vol - 47 Thursday, 8th Oct 1998 Issue No : 41

افسوس ! مکرم چوہدری شریف احمد صاحب ڈوگر درویش وفات پاگئے

افسوس! مکرم چوہدری شریف احمد صاحب ڈوگر درویش ۱۹/ ستمبر ۹۸ء کو بعد نماز مغرب اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پاگئے۔ اِنَّا لله وَاِنَّا اِلَیهِ رَاجِعُونْ۔ آپ دسمبر ۱۹۲۳ء میں موضع چیپے نزد داتا زید کا ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے آپ کے والد حضرت چوہدری سردار خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام گاؤں کے نمبردار تھے آپ اپنے بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ آپ ۳۱ جولائی ۱۹۴۷ء کو قادیان تشریف لائے اور "درویشان قادیان" میں شامل ہوئے۔ مختلف دفاتر میں سلسلہ احمدیہ کی خدمت نہایت خوش دلی اور محنت اور دیانت سے بجالاتے رہے۔

آپ صوم وصلوٰة کے پابند نہایت کم گو اور منکسر المزاج تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے تین بچیوں جن کی شادی ہو چکی ہے کے علاوہ ضعیف اور عمر رسیدہ بیوہ چھوڑی ہیں جو مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔

اگلے روز دوپہر ۱۲ بجے جنازہ گاہ میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور بہشتی مقبرہ کے قطعۂ درویشان میں تدفین عمل میں آئی۔ (ادارہ)

اپنے عزیز بھائی شکیل احمد صاحب طاہر کی یاد میں

پھول تو دو دن بہارِ جاں فزا دِکھلا گئے
حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

میرے بھائی عزیز شکیل احمد صاحب طاہر جو عمر میں مجھ سے تین سال چھوٹے تھے۔ سات جون ۱۹۹۸ء کو موضع شیندرہ پونچھ میں ایک مکان کی چھت کے گرنے سے وفات پاگئے۔ اِنَّا لله وَاِنَّا اِلَیهِ رَاجِعُون۔

ہمارے والد محترم محمود احمد صاحب نے اپنے دو بچوں کو یعنی خاکسار اور عزیز شکیل احمد صاحب طاہر کو خدمتِ دین کے جذبہ سے قادیان بھجوایا تھا۔ خاکسار ۱۹۹۵ء میں آیا تھا۔ اور میرا بھائی مرحوم ۱۹۹۶ء میں ہم دونوں نے معلمین کلاس میں داخلہ لیا۔ عزیز شکیل احمد صاحب طاہر مرحوم کی تعلیم کا ایک سال باقی تھا جبکہ وہ گرمیوں کی موسمی تعطیلات میں اپنے وطن گئے۔ اس وقت کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اس قدر جلد اچانک موت اُسے ہم سے چھین لے گی اور وہ ہم سب کو ہمیشہ ہمیش کیلئے داغِ مفارقت دے جائے گا۔

عزیز موصوف عرصہ دو سال یہاں معلمین کلاس میں زیر تعلیم رہا۔ اور یہ عرصہ اُس نے نہایت عمدہ رنگ میں اطاعت و فرمانبرداری اور وفا شعاری کے جذبہ سے گذارا اُس کی اور والدین کی اور ہمارے خاندان کے سب افراد کی یہی نیک تمنائیں تھیں کہ عزیز شکیل احمد طاہر تین سالہ تعلیمی کورس کے بعد تبلیغ اسلام کا فریضہ سر انجام دے۔

عزیز شکیل احمد طاہر مرحوم اپنی کلاس میں اور دوستوں کے حلقہ میں ہر دلعزیز سمجھا جاتا تھا۔ کم عمری میں بھی اُسے اپنے غریب والدین کی امداد کیلئے محنت و مشقت کرنے کی عادت تھی کسی معمولی سے معمولی کام کرنے کو بھی اُس نے کبھی عار نہیں سمجھا تھا۔ اس کی عمر بمشکل ۱۸ سال کی تھی جب اُسے داعیٔ اَجل کی طرف سے بلاوا آگیا۔

ہر چند جو نظروں پر عیاں ہو نہیں سکتا
اب تک تیرے مرنے کا گماں ہو نہیں سکتا

خدا کرے کہ میرے مرحوم بھائی کی زندگی کا مختصر سفر اس کی نیک نیتی کے صدقہ اس کی آخرت کیلئے زادِ راہ بن جائے۔ آمین

ہمارا علاقہ ملک کے دوسرے حصوں کے مقابل پس ماندہ سمجھا جاتا ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ پونچھ اور اس کے گرد و نواح کا علاقہ تعلیمی لحاظ سے بہت پیچھے ہے اور وہاں اس اَمر کی ازحد ضرورت ہے کہ جماعت احمدیہ کے نوجوان دینی تعلیم حاصل کر کے یہاں سے تاریکی اور ظلمت دُور کریں۔ اِسی غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے والد صاحب نے اپنے دو بچوں کو وقف کر کے قادیان بھجوایا مگر خدائی تقدیر کے ماتحت ایک بھائی چل بسا۔ اور اس کی زندگی نے وفانہ کی۔

ہم خاندان کے جملہ افراد عزیز شکیل احمد طاہر کی وفات پر سوگوار ہیں۔ مگر ؎
"بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دِل تو جاں فدا کر"
کے مطابق ہم سب خدا کی رضا پر راضی ہیں۔ اور جملہ افراد جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو مومنانہ بشاشت کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کرنے کی قوت بخشے اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سے جدا ہونے والے بھائی کو اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے آمین۔ (مبشر احمد ندیم معلم وقف جدید بیردن)

انعامی مقالہ نویسی

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تعلیمی سال ۹۹-۹۸ء کیلئے "مقام والدین" کا عنوان مقالہ نویسوں کیلئے منتخب کیا گیا ہے۔ مقالہ میں اوّل دوم- سوم آنے والے کیلئے علی الترتیب ۱۵۰۰-۱۰۰۰-۵۰۰ روپے انعام مقرر کئے گئے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ خود اس میں شامل ہوں اور ایسے تعلیم یافتہ بچوں کو اس انعامی مقالہ مین شامل ہونے کی تاکید کریں۔ تاکہ مقالہ لکھنے کے ساتھ ان کے علمی ذوق میں اضافہ ہو۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سلطان القلم کے لقب سے نوازا ہے۔ اور یہ ملکہ جماعت کو بھی عطا کیا گیا ہے۔ لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ ایسے تحریری انعامی مقالہ کے موقعہ پر ہم ارشاد ربانی ربِّ زدنی عِلمًا کے مطابق ایسے علمی معیار کو بڑھانے کیلئے کوشش کریں۔

شرائط مقالہ :-

۱- مقالہ کم از کم دس ہزار (۱۰،۰۰۰) الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے جو عربی، اردو یا انگریزی زبان میں ہو۔
۲- مقالہ صفحہ کے نصف حصہ میں خوشخط تحریر کریں۔
۳- مضمون میں حوالہ جات مستند اور سن کے ساتھ ہونے چاہئیں۔
۴- مقالہ نظارت ہذا میں مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۹۹ء تک پہنچ جانا چاہئے۔ ۲۸ فروری کے بعد موصول ہونے والے مقالہ جات اس انعامی مقالے میں شامل نہیں ہونگے۔
۵- مقالہ نظارت تعلیم میں بھجوانے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔
۶- مقالہ کے جملہ حقوق نظارت تعلیم کے حق میں محفوظ ہونگے کسی مقالہ نویس کو اس کی از خود اشاعت کی اجازت نہیں ہوگی۔
۷- مقالہ کے بارے میں نظارت کا فیصلہ آخری ہوگا۔

مقالہ میں حصہ لینے میں کسی عمر کی قید نہیں ہے۔ مقالہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک بنام نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ پر ارسال کیا جائے۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

جلسہ سالانہ قادیان سے واپسی کیلئے ریلوے ریزرویشن

Railway Reservation

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان ۷-۶-۵ دسمبر ۱۹۹۸ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ جو احباب جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہوں اُن کی سہولت کیلئے نظامت ریزرویشن کی طرف سے حسبِ سابق امسال بھی واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو احباب اِس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں اُن سے درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر جلسہ سالانہ میں ۱۵ نومبر تک ارسال کردیں۔ اور ساتھ ہی مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام مع تفصیل رقم بھی بھجوادیں۔ یاد رہے کہ اس وقت ریلوے ریزرویشن ۶۰ دن پہلے کرانے کی سہولت موجود ہے۔

From Station..................To...............Date..........Train No..........
Class..................Seat or Berth....................
Name.......................................M/F............Age....................

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور یہ مبارک سفر ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین

افسر جلسہ سالانہ قادیان

دُعائے مغفرت

مکرم میر احمد ظفر صاحب ولد سید حسین صاحب ذوقی مرحوم بعارضہ ہارٹ اٹیک اچانک ۴ ستمبر بروز جمعہ وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم جوانی کی عمر میں ہم سے جدا ہو گئے۔ رشتہ داروں اور دوست احباب کو غمزدہ کر گئے۔ جڑچرلہ اور مضافات کے لوگ امیر و غریب بلا امتیاز مذہب و ملت مرحوم کے دیدار کیلئے غیر معمولی ہجوم کی شکل میں جمع تھے۔ مرحوم کھلے دل سے خدمت خلق کا جذبہ لئے ہر غم زدہ اور پریشان حال کی ممکنہ مدد کرتے تھے۔ مرحوم کی مغفرت بلندیٔ درجات اور اعلیٰ علیین میں مقام عطا ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (محمد صادق جڑچرلہ)

ڈیزائننگ و کمپوزنگ : کرشن احمد۔ مصباح الدین قادیان